وہابیت
مسلمان علماء کی نظر میں

مولّف:

احسان عبداللطیف بکری

یہ کتاب برقی شکل میں نشرہوئی ہے اور شبکہ الامامین الحسنین (علیہما السلام) کے گروہ علمی کی نگرانی میں تنظیم ہوئی ہے

وہابیت مسلمان علماء کی نظر میں

مولّف:احسان عبداللطیف بِکری

مترجم:سید نیاز علی رضوی ھندی

گفتارِ مترجم

وہابیت مسلمانوں کے سینہ پر ایک ایسا ناسور ہے جس کی اذیت وبدبو سے تمام عالم اسلام سسک رہا ہے ۔ ابتدا ہی سے یہ سازش مسلمانوں کے لئے عظیم مصیبت ہے ۔ عقائد اسلامی، شعائر الھیہ، دانش و اخلاق، معاشرت و معیشت سبھی کچھ بھونچال کا شکار ہیں البتہ ادھر عالمی سیاست کے نشیب وفراز کی وجہ سے یھودیت سے اس کی برادرانہ وابستگی طشت ازبام ہو چکی ہے ۔ وہابیت کا پشت پناہ سعودی خاندان اپنے مسلسل گھناؤنے حرکات سے صیھونیت کا قافیہ بن چکا ہے ۔ عام طور سے مترادف قافیے کے طور پر سعود و یہود کھا جانے لگا ۔ لیکن بد قسمتی سے مسلمانوں کے زیادہ تر افراد اپنی جھالت اور بے خبری کی وجہ سے اس کی ابتداء، عزائم اور وسیع تر نقصانات سے عدم توجھی برت رہے ہیں ۔

زیر نظر کتاب ”وہابیت مسلمان علماء کی نظر میں،، ایک جلیل القدر اہل سنّت عالم جناب احسان عبد الطیف بکری کی تالیف ہے، جسے مکتبہ آیت اللہ العظمیٰ مرعشی نجفی قدس سرہ، قم نے شائع کیا ہے ۔ اس مختصر مگر مفید کتاب میں وہابیت کی حقیقت، دانشوران اسلام پر اس کا رد عمل وہابیت کے ”پیر مغان،، ابن تیمیہ کی حقیقی تصویر نیز ان کے علمی عجوبوں کو پیش کیا گیا ہے ۔ اور کتاب کے آخر میں مسلمانوں کو دردمندانہ نصیحت کی گئے ہے ۔ حقیر کی یہ پھلی کوشش ہے جسے محض خالصتہ لوجہ اللہ پیش کیا جارہا ہے ۔ کتاب میں خامیاں بھی ہونگی، لیکن یہ احساس محض اس لئے ہم ت شکنی نہیں کر رہا ہے کہ ایک مفید چیز مسلمانوں کے لئے مشعل راہ کا کام کر سکے ۔ ارباب نظر سے گزارش ہے کہ غلطیوں سے مطلع فرمائیں ۔

سید نیاز علی رضوی ھندی
حوزۂ علمیہ قم المقدسہ
جمھوری اسلامی ایران

تقریظ

از حضرت آیت اللہ جعفر سبحانی دام ظلّہ

اسلامی قوانین دو بنیادوں پر استوار ہے۔ان میںسے ایک "کلمہ توحید،،یعنی یکتا پرستی ہے جو تمام مسلمانوں کا شعار ہے۔ اور دوسرا "توحید کلمہ،،ہے جو تمام مسلمانوںکو وحدت و اتفاق اور اتحاد و یگانگی کی دعوت دیتا ہے اگر پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ و آلہ وسلّم لوگوں کو یکتا پرستی کی دعوت دیتے تھے تو ان کو تفرقہ اور گروہ بازی سے بھی منع کرتے تھے۔اور ہمیشہ سے یہ آیت دنیا بھر کے تمام مسلمانوں کے پیش نظر رہی ہے:(اِنَّ هٰذِهِ اُمَّتُكُم اُمَّةًوَاحِدةًوَاَنَا رَبُّكُم فَاعْبُدُون)(سورہ انبیاء ۹۲)"بےشک یہ تمھاری امت ایک امت یعنی ایک دین کو ماننے والی ہے اور میں تمھارا پروردگار ہوں تم میری ہی عبادت کرو،،۔

بنا بر این جو چیز بھی مسلمانوں کی وحدت کو نقصان پھونچائے، ان کے اتحادکو درہم و برہم کرے، ان کو مختلف گروہوںمیں باٹنے یا ان کے درمیان جو موجودہ شگاف ہے اس میں اضافہ کرے تو وہ ایک شیطانی فعل اور شیطانی نعرہ کھا جانے کا مستحق ہے ،جو جاہلوں یا اسلام سے ناواقف افراد کے منہ سے بلند ہوتا ہے۔

دنیا کے مسلمان آٹھویں صدی ھجری تک انبیاء و اولیا اور صالحین امت کے بارے میں وحدت کلمہ رکھتے تھے۔ وہ پیغمبر اسلام کی زیارت کے سفر کو مستحب جانتے تھے اور خود زیارت کو قربت کا ایک عمل سمجھتے تھے۔ نیز اسلامی اساسوں اور پیغمبر اسلام کے آثار، مثلاً خود آپ کی اور آپ کے فرزندوں اور صحابیوں کی قبر کی حفاظت پر بہت توجہ دیتے تھے۔ اور اس راہ میں کسی کوشش سے دریغ نہیں کرتے تھے۔ وہ مشاہد مقدسہ کو آباد رکھتے تھے اور اس طرح اپنی اسلامی ذمہ داریوں کو عملی جامہ پھناتے تھے۔

پھلی بار آٹھویں صدی ھجری میں احمد ابن تیمیہ (ولادت ۶۶۱ اور وفات ۷۲۸) نامی ایک شخص نے شام میں مسلمانوں کے درمیان پرچم مخالفت بلند کیا اور تمام مسلمانوں سے بغاوت کرتے ہوئے اس نے زیارت کے سفر کو حرام کرار دیا۔ انبیاء وصالحین کی قبروں کی زیارت کو بدعت اور رسالت کے آثار کی حفاظت کو شرک قرار دیا۔ البتہ اس شیطانی آواز کا اس وقت شام اور مصر کے بزرگ علماء اور دانشوروں نے گلا گھونٹ دیا اور ابن تیمیہ کا مسلک اور نظریہ رواج نہ پاسکا۔

لیکن بارھویں صدی ہجری میں ابن تیمیہ کی کتابوں کا مطالعہ کرنے کے بعد محمد ابن عبدالوہاب (ولادت ۱۱۱۵ اور وفات ۱۲۰۷) نامی ایک شخص نے اس کے خبیث افکار کو دوبارہ زندگی دی اور ۱۱۶۰ میں خاندان محمد ابن سعود کے ساتھ رشتہ والحاق پیدا کیا۔ اس طرح یہ خبیث افکار نجد میں رائج ہوئے۔ اس مسلک کی نشر اشاعت کیلئے یہ لوگ عراقی، اردنی، حجازی اور نجد کے اطراف میں مقیم قبائل کے ساتھ مسلسل خونی جنگ کرتے رہے، نتیجہ میں توحید کے نام پر مسلمانوں کے ناموس اور پاکیزہ اقدار کی ہتک حرمت اور ان کے گھر بار کو آگ لگاتے اور ویران کرتے رہے۔

لیکن ان تمام کوششوں کے باوجود وہابی مسلک کو قابل دید عروج حاصل نہ ہو سکا یہاں تک ادھر آخری صدی میں برطانیہ کی مدد سے دوسری جنگ عظیم کے بعد آل سعود نجد و حجاز پر مسلّط ہوگئ ۔ اور یہ لوگ چند خود فروش اہل قلم کو خرید کر دوسروں کو گمراہ کرنے اوراس مسلک کو کہ جس کا مقصد ہی اسلام کی بنیادونکو مٹانے اور اسلامی آثار کو فنا کرنے اور نسل جدید کو گزشتہ نسلوںسے منقطع کرنے کے سوا کچہ اور نہیں ہے ،دوردراز علاقونتک پھچانے میں کامیاب ہوگئے ۔اس راہ میں انھوں نے پٹرول ڈالر کی بنیاد پر کافی عروج حاصل کیا۔

لیکن باطل ایک ٹمٹماتا ہوا چراغ ہے اس کی تمام روشنی چند روزہ ہوتی ہے اور حق باقی رہنے والا ہے ۔دوسرے لفظوں میں "للباطل جولة و للحق دولة،،

اوراس بنا پر اہل سنّت اور تشیّع کی بہت سی شخصیتوں نے اس مسلک پر کھل کر تنقید کرتے ہوئے ابن تیمیہ کے افکار کو رد کیا ہے جن میں اکثریت اہل سنت حضرات کی ہے ۔ان میں سے کچہ افراد کے نام اس کتابچہ میں جسے حجتہ الاسلام جناب سیدنیاز علی رضوی نے ترجمہ کیا ہے درج کئے گئے ہیں ۔

تاکہ وہابیت سے متعلق اس مختلف معلومات اور دندان شکن علمی جوابات کے مطالعہ سے با ایمان افراد خاص طورپر نوجوان نسل اس فکری بیماری سے اپنے آپ کو محفوظ رکہ سکے ۔

قم ۔موسسہ امام صادق علیہ السلام

جعفر سبحانی

مقدمہ

از حضرت آیت اللہ ناصر مکارم شیرازی دام ظلّہ

اسلام اور مسلمانوں کیلئے وہابیت کا خطرہ جب بھی کوئی شخص وہابیت کا تاریخچہ پیدائش، ابتداء اور اس کی تشکیل نیز پہلے نجد اور پھر پورے حجاز میں اس کے پھیلاؤ کا مطالعہ کرے، جو خود ان کے یا دوسرے غیر جانبدار افراد کے ذریعہ لکھا گیا ہے تو اس پر یہ حقیقت روشن ہو جائے گی کہ وہابی اپنے پیروؤں کے علاوہ تمام مسلمانوں کو کافر، مشرک، اور بت پرست جانتے اور ان کے خون و جان ومال مباح سمجھتے ہیں ۔

اس بات میں کوئی مبالغہ نہیں ہے ۔ اس کے دسیوں معتبر ثبوت موجود ہیں اور یہ مسلمات میں سے ہے ۔ اب آپ غور کیجئے کہ مسلمانوں کے درمیان ایک ایسی اقلیت کا وجود جو ایک طرف اسلام اور مسلمانوں کے مرکز حرمین شریفین پر قابض ہے اور دوسری طرف دنیا کے اہم ترین تیل کے کنوؤں پر تسلط جمائے ہے، ساتھ ہی ان کا استکباری حکومتوں اور عالمی استعمار سے نزدیکی اور اٹوٹ رابطہ، جن کی اسلام اور مسلمانوں سے دشمنی کسی سے چھپی نہیں ہے ۔کس قدر بالقوت اور بالفعل خطرات کا باعث ہو سکتا ہے، افسوس کہ بعض نا سمجھ اور نادان گروہ ان کے بعض پر فریب نعروں ۔ مثلاً توحید کی طرف دعوت، خرافات سے مقابلہ ،ھر طرح کی بدعت کا سختی سے انکار ۔ کا شکار ہو جاتے ہیں اور ان سے بدتر یہ کہ ان کے پٹرول ڈالر جیسے وہ اپنے گمراہ کن مذھب کی تبلیغ کے لئے عجیب و غریب انداز میں صرف کرتے ہیں، اس کے ذریعہ وہ بعض اہل قلم اور درباری ملاؤں کو اپنی طرف مائل کر لیتے ہیں ۔ اس حرکت نے وہابیت کے خطرہ کو دوچنداں کر دیا ہے جب کہ صفات خدا کے سلسلہ میں ان کے بہت سے عقائد زمانہ جاہلیت کے مشرکین کے عقائد سے بالکل ملتے جلتے ہیں اور دین میں ان کی پیدا کی ہوئی بدعتیں نہ صرف سنّت نبوی پر ایک بڑا سوالیہ نشان بناتی ہے بلکہ شفاعت اور وسیلہ وغیرہ کے سلسلہ میں بہت سی قرآنی آیات پر بھی حملہ آور ہوتی ہیں ۔ یہ سب کچھ ایک طرف اور ان لوگوں نے مسلمانوں کے درمیان جو اختلاف ایجاد کیا ہے وہ ایک طرف ۔ آخر دنیائے اسلام پر کشمیر سے مراکش اور افغانستان سے فلسطین تک دشمنوں کا قبضہ کیسے ہو گیا ؟ سب بیدار ہو رہے ہیں اور اگر یھی کیفیت باقی رہی تو بلا شبہ تمام مستکبرین کے منافع خطرے میں پڑ جائیں گے اور اسلام کی غصب شدہ مقدس سرزمین یعنی فلسطین بھی اس بیداری کے پرتو میں آزاد ہو کر رہے گی ۔ ان حالات میں دشمن سرگرداں ہے اور سب سے اہم نقطہ جس سے دشمن نے اپنی امیدیں وابستہ کر رکھی ہیں وہ ہے، اختلاف پیدا کرنا اور مسلمانوں کی صفوں میں شگاف ڈالنا اور اختلاف پیدا کرنے کا بھترین حربہ ہی وہابیت کو ہوا دینا اور اس کی حمایت کرنا ہے ۔

ہم تمام مسلمانوں سے یہ درخواست کرتے ہیں کہ اس فرقہ کے عقائد خاص تور سے اپنے پیروؤں کے علاوہ دنیا کے تمام مسلمانوں کی تکفیر اور ان کی جان و مال و آبرو کو مباح کرار دینے والے عقائد کو غیر جانبدار صاحبان قلم کی کتابوں میں پڑھیں اور ماضی میں سرزمین طائف، درعیہ، نجد کے تمام علاقوں، حجاز کے عموماً تمام شہروں اور کربلا میں ان کے قتل عام پر غور کریں ۔ مسلمانوں اور اسلام کے پیکر میں ان کے ذریعہ جو شگاف پڑ گیا ہے اس کا جائزہ لیں نیز ان کے ہاتھوں اہل سنّت اور شیعوں کے عظیم ترین علماء کی شہادتوں کا دقت کے ساتھ مطالعہ کریں ۔ اس کے بعد اس عظیم خطرہ سے مقابلہ کی فکر کریں۔ اسے اپنا فریضہ سمجھیں اور خاص طور سے جہاں تک ہو سکے دنیا کے مسلمانوں کو آگاہ نیز نا سمجھ اور فریب خوردہ افراد کو بیدار کرنے کی کوشش کریں ۔

خدا وند عالم ہم سب کے دلوں کو اتحاد و آگھی کے نور سے منور فرمائے اور مفسروں کا شر ان ہی کی جانب پلٹا دے ۔

آمین یا رب العالمین

ناصر مکارم شیرازی ۔

وہابیت : مسلمان علماء کی نظر میں

بِسمِ اللہِ الرَّ حمٰنِ الرَّ حِیم

(واذ اقیل لھم اتبعو اما انزل اللہ، قالو ا: بل نتّبع ما وجدنا علیه آبائنا)

(لقد کنتم انتم وآباو کم فی ضلال مبین) القرآن الحکیم

" اورجب ان سے کھا گیا کہ خدا نے جو (دین) نازل کیا ہے اس کی پیروی کرو (تو) اُن لوگوں نے جواب دیا کہ (نہیں) بلکہ ہم اس (دین) کی پے روی کرتے ہیں جس پر ہم نے اپنے بزرگوں کو پایا ہے ،، "یقینا تم لوگ کھلی ہوئی گمراہی میں ہو اور تمھارے بزرگ بھی کھلی ہوئی گمراہی میں تھے ،، (قرآن کریم)

مسلمان بھائیوں

کیا آپ وہابیت کی حقیقت سے آگاہ ہیں ؟

اور کیا آپ جانتے ہیں کہ وہابی مسلک کو محمد ابن عبدالوہاب نجدی متوفی ۱۲۰۶ ئہ نے ایجاد کیا ہے ۔ اور اس نے اپنے تمام اصول احمد ابن تیمیہ حرانی کے افکار سے حاصل کئے ہیں ۔؟

اور کیا آپ یہ بھی جانتے ہیں کہ یہ مذھب مسلمانوں کے چاروں مذاہب کے خلاف ہے ؟

اور کیا اس سے بھی با خبرہیں کہ چاروں مذاہب وہابی مسلک کے قائدین اور اس کے پیرو کاروں کو گمراہ اور راہ ایمان سے خارج بتاتے ہیں ؟

خدا وند عالم نے فرمایا :

(ومن یشاقق الرّسول من بعد ما تبیّن له الھدیٰ ویتبع غیر سبیل المو منین نولّه ماتولّیٰ ، ونصله جھنّم وسائت مصیرا ،، صدق اللہ العظیم)

" اور جو شخص راہ ہدایت روشن ہو جانے کے بعد رسول خدا کی مخالفت کرے اور اہل ایمان کے راستہ کو چھوڑ کر دوسرا راستہ اختیار کرے تو ہم اسے اس کے باطل راستہ پر چھوڑ دیں گے اور جھنم میں جلائیں گے اور یہ کتنا برا ٹھکانا ہے ،،۔

اور کیا آپ لوگ جانتے ہیں کہ ہم ارے اہل سنّت علماء کی ایک بڑی جماعت نے آپس میں اختلاف مذاہب کے با وجود وہابی مسلک کے موجد اور اس کے استاد اور امام ، ابن تیمیہ کی رد میں بہت سی کتابیں لکھی ہیں ۔اور وہابی مسلک کو باطل قرار دیا ہے ۔؟

محمد ابن عبدالوہاب نجدی اور اس کے عقائد

کیا آپ جانتے ہیں ؟کہ علماء مکہ نے محمد ابن عبد الوہاب کے ملحد ہونے کا فتویٰ دیا ہے اور اسے خبیث ، بے شرم ، بے بصیرت اور گمراہ بتایا ہے۔ اور بتایا ہے کہ یہ شخص جھوٹا تھا ، قرآن و حدیث کے معنی میں تحریف کیا کرتا تھا خدا پر بہتان باندھتا تھا اور قرآن کا منکر تھا اُنھوں نے اس پر بارہا لعنت کی ہے ۔

ہاں!یہ تمام باتیں حق کے حامی شاہ فضل رسول قادری نے اپنی کتاب ''سیف الجبار المسلوک علیٰ اعداء الابرار،،میں لکھی ہے ۔یہ کتاب ۱۹۷۹ءءمیں ایک غیرت مند مسلمان حسین حلمی استانبولی نے ترکیہ میں شائع کی تھی ۔

عراق کی ایک مسلّم و متفق علیہ عظیم علمی شخصیت شیخ جمیل آفندی زھاوی نے اپنی کتاب ''الفجر الصادق،،میں صفحہ۱۷پر محمد ابن عبدالوہاب کے حالات میںتحریر فرمایا ہے :یہ محمد ابن عبد الوہاب شروع میںایک طالب علم تھا ،،علماء سے علم حاصل کرنے کی خاطر مکہ ،مدینہ آتا جاتا رہتا تھا۔مدینہ میںجن علماء سے اس نے تحصیل علم کیاوہ یہ ہیں : شیخ محمد ابن سلیمان کردی ، شیخ محمد حیاۃ سندی ، یہ دونوں استاد اور دوسرے جن علماء سے یہ پڑھتا تھا ، وہ حضرات اس کے اندر گمراہی و الحاد کو بھانپ گئے تھے اور کھتے تھے کہ خدا عنقریب اسے گمراہ کرے گا اور اس کے ذریعہ دوسرے بدنصیب بندے بھی گمراہ ہونگے چنانچہ ایسا ہی ہوا۔اور اسکے باپ عبد الوہاب جو علماء صالحین میں تھے ، انھوںنے بھی اس کی بے دینی کا اندازہ لگا لیا تھا اور لوگونکو اس سے دور رہنے کا حکم دیتے تھے ۔اسی طرح اس کے بھائی شیخ سلیمان بھی اس کے خلاف تھے بلکہ انھوں نے تو محمد ابن عبدالوہاب کی ایجاد کردہ بدعتوں اور منحرف عقیدوں کی رد میں ایک کتاب بھی لکھی ۔وہ اسی کتاب کے صفحہ۱۸میں لکھتے ہیں کہ اس (محمد ابن عبدالوہاب)پر خدا کی لعنت ہو یہ اکثر پیغمبر اسلام کی مختلف الفاظ میں توہین کرتا تھا ، آپ کو پیغمبر کے بجائے ''طارش،،کھتا تھا جس کا مطلب عوام کی زبان میں وہ شخص ہے جسے کوئی کسی کے پاس بھیجے۔ حالانکہ عوام بھی صاحب عزت وقابل احترام شخصیت کے لئے یہ کلمہ نہیں استعمال کرتے ۔یہاں تک کہ اس کے بعض پیرو پیغمبر کی شان میں کھتے ہیں :''میرا یہ عصا محمد سے بھتر ہے ۔کیونکہ میں اس سے کام لیتا ہوںاور محمد مر گئے ہیں ۔اب ان سے کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوسکتا۔ محمد ابن عبد الوہاب یہ سب سن کر خاموش رہتا تھا اور اپنی رضا ظاہر کرتا تھا آپ جانتے ہیں یہ بات مذاہب اربعہ میں کفر مانی جاتی ہے۔

اسی طرح یہ پیغمبر اسلام پر درود بھیجنے کو برا سمجھتا اور شب جمعہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلّم پر درودپڑھنے سے روکتا تھا ۔منبروں پر بلند آواز سے درودپڑھنے سے منع کرتا اور اگر کوئی شخص ایسا کرتا تو اسے سخت سزا دیتا تھایھاں تک اس نے ایک نابینا موذن کواسی بات پر قتل کردیا تھا کہ اسے اذان کے بعد درودپڑھنے سے منع کیا تھا لیکن وہ باز نہیں آیا تھا ۔

آپ کو جان کر بھی حیرت ہوگی اسماعیل پاشا بغدادی نے ''ھدیۃالعارفین،،میں جو پہلے استانبول ،ترکیہ میں ۱۹۵۱ ئمیں طبع ہوئی پھر دوبارہ بیروت میں ۱۴۰۲ ھمیں آفسیٹ سے طبع ہوئی ، کی ج۲ صفحہ ۳۵۰پرذکر کیا ہے : محمد ابن عبدالوہاب نے ایک کتاب ان

مسائل سے متعلق لکھی ہے جس میں اس نے پیغمبر کی مخالفت کی تھی ، اور پیغمبر کی مخالفت کا مطلب آپ سے دشمنی کرنا ہے جس کے متعلق خدا نے فرمایا ہے : (ومن یشاقق الرّسول من بعد ما تبیّن له الهدیٰ ویتبع غیر سبیل المو منین نولّه ماتولّیٰ ، ونصله جهنّم وسائت مصیرا)

جو راہ ہدایت روشن ہوجانے کے بعد پیغمبر کی مخالفت کرے اس کا ٹھکانا جھنّم ہے۔

محمد ابن عبد الوہاب کی رد میں لکھی گئی کتابیں

قارئین کرام جانتے ہیں کہ شیخ سلیمان ابن عبد الوہاب ، محمد ابن عبد الوہاب کے حقیقی بھائی نے سب سے پہلے اس بدعت ایجاد کرنے والے کی رد میں کتاب لکھی جس کا نام " فصل الخطاب فی الرد علی محمد ابن عبد الوہاب ،، رکھا تھا ۔ اس کا اسماعیل پاشا نے " ایضاح المکنون ج ۲ ص ۱۹۰ طبع بیروت دار الفکر ۱۴۰۲ ئ

اور عمر رضا کحالہ نے " معجم المولفین ،، ج ۴ ص ۲۶۹ طبع بیروت " دار احیاء التراث العربی ،، میں ذکر کیا ہے

اور محمد ابن عبد الوہاب کی رد میں لکھنے والوں میں سے ایک شیخ عبد اللہ بن عیسیٰ صنعانی ہیں ۔ انھوں نے جو کتاب لکھی اس کا نام " السیف الھندی فی ابانۃ طریقۃ الشیخ النجدی ،، ہے۔ اس کا ذکر بھی اسماعیل پاشا نے " ھدیۃ العارفین ،، ج ۱ ص ۴۸۸ میں کیا ہے

اس کی رد میں لکھنے والوں میں سے ایک سید علوی ابن حداد بھی ہیں جنھوں نے کتاب "مصباح الانام ،، و "جلاء الظلام فی رد شبہ البدعی النجدی التی اضلّ بھا العوام ،، یہ کتاب مطبع عامر کے توسط سے ۱۳۲۵ ھئمیں طبع ہوئی ۔ اس کا ابو حامد ابن مرزوق نے اپنی کتاب "التوسل بالنبی وبالصالحین ،، میںکیا ہے۔ یہ کتاب بھی ابن عبد الوہاب کے عقائد کی رد میں لکھی گئی ہے ۔ موصوف نے ایک اور کتاب بھی بنام "السیف الباتر لعنق المنکر علی الاکابر ،، لکھی ہے اس کا ذکر بھی کتاب "التوسل بالنبی وبالصالحین ،، صفحہ ۲۵۰ پر ہے ۔

محمد ابن عبد الوہاب کی رد میں لکھنے والوں میںسے ایک احمد ابن علی البصری ہیں جو قبانی کے نام سے مشھور تھے۔ انھوں نے اس کے ایک رسالہ کی رد میں "فصل الخطاب فی رد ضلالات ابن عبد الوہاب ،، کے نام سے ایک کتاب لکھی ہے۔ اس کا تذکرہ بھی ابو حامد مرزوق نے " التوسل بالنبی وبالصالحین ،، میں صفحہ ۲۵۰ پر کیا ہے اور اسماعیل پاشا بغدادی نے "ایضاح المکنون ،، میں ج ۲ صفحہ ۱۹۰ پر اس کتاب کا نام "فصل الخطاب ،، ذکر کیا ہے۔

محمد ابن عبد الوہاب کی رد میں لکھنے والوں میں سے ایک بزرگوار سید احمد ابن زینی دحلان، مفتی مکہ مکرّمہ بھی ہیں۔ انھوں نے ''فتوحات اسلامیہ،،کی ج۲ طبع مصر ۱۳۵۴ھ مطبع مصطفی محمد میں اس کی رد کی ہے اور اس پر طعن کیا ہے (صفحہ ۲۵۱ سے ۲۶۹ تک دیکھئے)

مرحوم زینی دحلان نے لکھا ہے کہ محمد ابن عبد الوہاب کی رد میں بہت سی کتابیں اور رسالے لکھے گئے ہیں لیکن موصوف نے ان کتابوں کے نام نہیں ذکر کئے۔

شیخ یوسف نبھانی نے بھی اس کی رد میں ''شواہد الحق فی التوسل بسید الخلق،،کے نام سے ایک کتاب لکھی ہے جو ایک جلد میں طبع ہوئی ہے۔ اس کا ذکر بھی ''التوسل بالنبی وبالصالحین،، صفحہ ۲۵۲ پر ہے۔ اس کتاب کے ص ۱۵۱ پر سید احمد ابن دحلان کی کتاب ''خلاصۃ الکلام فی امراء البلد الحرام،، سے نقل ہے۔

ان شبہات کا ذکر جن سے وہابیت نے تمسک کیا

مناسب یہ ہے کہ پہلے ان شبہات کا ذکر کریںجن سے محمد ابن عبد الوہاب نے لوگوں کو گمراہ کرنے کی خاطر تمسک کیا۔

پھر ان کی رد پیش کریں گے اور یہ بیان کریں گے کہ جن باتوں کو اس نے دلیل بنایا ہے وہ سب جھوٹ، افتراء اور عوام فریبی ہے۔

پھر ''شواہد الحق،، کے ص ۱۷۶ میں لکھا ہے۔

محمد ابن عبد الوہاب کے پاس اس کے استاد کردی کا خط

محمد ابن عبد الوہاب کی رد کرنے والوں میں سے ایک اس کے استاد شیخ محمد ابن سلیمان کردی شافعی ہیں انھوں نے منجملہ ان باتوں کے جو خط میں اس کی رد کرتے ہوئے لکھا تھا یہ باتیں بھی لکھی تھیں:

عبد الوہاب کے بیٹے! سلام ہو اس پر جس نے راہ راست کی پیروی کی، میں تمھیں اللہ کے لئے نصیحت کرتا ہوں کہ اپنی زبان کو مسلمانوں کی ایذا رسانی سے باز رکھو!

چنانچہ اگر کسی شخص کے بارے میں سنو کہ وہ غیر خدا جس سے مدد مانگی جائے اس کے موثر ہونے کا عقیدہ رکھتا ہے تو اسے حق پہچنواؤ اور دلیل پیش کرو کہ غیر خدا میں تاثیر نہیں ہے۔ اب اگر وہ انکار کرے تو صرف اسے کافر قرار دو۔ تمھیں مسلمانوں کے سواد اعظم کو کافر قرار دینے کا کوئی حق نہیں ہے جبکہ تم خود سواد اعظم سے منحرف ہو اور جو شخص سواد اعظم سے منحرف ہو اس

طرف کفر کی نسبت دینا زیادہ مناسب ہے ، کیوں کہ اس نے اہل ایمان کے راستہ کو چھوڑ کر دوسرے راستہ کی پیروی کی ہے خدا وند عالم نے فرمایا ہے :

(ومن يشاقق الرّسول من بعد ما تبيّن له الهدى ويتّبع غير سبيل المو منين نولّه ما تولّىٰ و نصلّه جهنّم و سائت مصيرا)

"کہ جو شخص راہ ہدایت روشن ہو جانے کے بعد رسول کی مخالفت کرے اور اہل ایمان کے راستہ کو چھوڑ کر دوسرے راستہ کی پیروی کرے تو ہم اسے اس کے باطل راستہ پر چھوڑ دیں گے اور اسے جھنم میں جلائیں گے اور یہ برا ٹھکانا ہوگا ،، اور بھیڑیا گلہ سے الگ ہو جانے والی بکری کو ہی کھاتا ہے ۔ انتھیٰ ۔

اس کے بعد لکھتے ہیں کہ : مذا ھب اربعہ میں سے جن لوگوں نے اس کی رد کی ہے ۔ خواہ مشرق کے رہنے والے ہوں یا مغرب کے ، بے شمار ہیں ۔ کسی نے بسوط کتاب کی صورت میں رد لکھی اور کسی نے مختصر اور بعض نے صرف امام احمد ابن جنبل کے نصوص سے اس کی رد کی ہے تاکہ یہ واضح ہو جائے کہ وہ جھوٹا ہے ، اپنے کو امام احمد بن جنبل کے مذھب کی طرف نسبت دینے میں فریب دھی سے کام لے رہا ہے اور اپنے کلام کو اس طرح تمام کیا ہے کھ "ہم نے جو کچھ ذکر کیا اس سے وہ تمام باتیں باطل ہو جاتی ہیں جو محمد ابن عبدالوہاب نے گڑھی ہیں اور جن کے ذریعہ مومنین کو دھوکہ دے رہا ہے اور خود اس نے اور اس کے پیروؤںنے ان کی جان ومال کو مباح قرار دے رکھا ہے ،، ۔ (خلاصہ کلام سید احمد دحلان)

کچھ اور افراد جنھوں نے اس کی رد میں کتابیں لکھیں

محمد ابن عبدالوہاب کی رد میں لکھنے والوں میں شیخ عطاء مکی بھی ہیں ، انھوں نے " انصار الھندی فی عنق النجدی ،، نام کی کتاب لکھی ۔ اس کا تذکرہ " التوصل بالنبی و بالصالحین ،، مینّص ۲۵۰ پر ہے ۔

اسی طرح اس کی رد میں لکھنے والوں میں بیت المقدس کے ایک عالم ہیں جنھوں نے " السیوف الصقال فی اعناق من انکر علی الاولیا ، بعد الانتقال ،، لکھی اس کا تذکرہ بھی "التوسل بالنّبی و بالصالحین ،، میں ص ۲۵۰ پر ہے ۔ ایک اور بزرگ شیخ ابراہیم حلمی قادری اسکندری نے بھی اس کی رد کی ہے ، انھوں نے جو کتاب لکھی ہے اس کا نام " جلال الحق فی کشف احوال اشرار لخلق ،، ہے ۔ یہ کتاب اسکندریہ میں ۱۳۵۵ ھ میں طبع ہوئی ہے اس کا تذکرہ " التوسل بالنبی وبالصالحین ،، میں ص ۲۵۳ پر ہے ۔

شیخ مالکی جزائری نے بھی اس کی رد کی ہے ۔ انھوں نے " اظھار العقوب ممن منع التوسّل بالنّبی والولی الصدوق ،، نام کی کتاب لکھی ہے ۔ اسے صاحب کتاب " التوسّل بالنّبی و بالصالحین ،، نے ص ۲۵۲ پر ذکر کیا ہے ۔ شیخ عفیف الدین عبداللہ ابن داؤد جنبلی نے بھی اس کی رد میں " الصّواعق والرعود ،، نام کی کتاب لکھی ۔ اس کا ذکر " التوسّل بالنّبی و بالصالحین ،، کے ص

۲۴۹ پر ہے اور سید علوی ابن احمد حداد کا قول نقل کیا ہے کہ ' بصرہ ، بغداد ، حلب ، اور احساء کے بزرگ علماء نے بھی اس کتاب کی تائید کی ہے اور اپنی تفریظوں میں بھی اس کی تعریف کی ہے ۔ اور اس کی رد لکھنے والوں میں ایک شیخ عبداللہ ابن عبد اللطیف شافعی ہیں ۔ انھوں نے " تجرید الجھاد لمدی الاجتھاد ،، ص ۲۴۹ پر ہے ۔

اس کی رد کرنے والوں میں شیخ محقق محمد ابن الرحمن بن عفالق الحنبلی ہیں انھوں نے کتاب تحکم المقلدین بمن ادّعی تجدید الدین ،، لکھی ۔ اس کا ذکر " التوسلّ بالنّبی و بالصالحین ،، میںص ۲۴۹ پر ہے اور یہ بھی ذکر ہے کہ انھوں نے ھر اس مسئلہ کی جسے محمد ابن عبد الوہاب نے گڑھا ہے خوب رد کی ہے ۔

اسی طرح طائف کے ایک عالم شیخ عبد اللہ ابن ابراہیم میر غینی ہیں انھوں نے " تحریض الاغبیاء علی الاستغاثہ بالانبیاء والاولیاء ،، نامی کتاب لکھی ہے اس کا ذکر " التوسلّ بالنّبی و بالصالحین ،، میںصفحہ ۲۵۰ پر ہے ۔

شیخ طاہر سنبل حنفی انھونّے " الانتصار للاولیاء الہ ابرار ،، نام کی کتاب لکھی اس کا ذکر " التوسلّ بالنّبی و بالصالحین ،، میںصفحہ ۲۵۰ پر ہے ۔

شیخ مصطفی حمامی مصری نے بھی اس کی رد میں "غوث العباد ببیان الرشاد ،، نام کی کتاب لکھی جو طبع ہو چکی ہے اس کا ذکر " التوسلّ بالنّبی و بالصالحین ،، میںصفحہ ۲۵۳ پر ہے ۔

اس کی رد لکھنے والوں میں علامہ محقق شیخ صالح کواشی تونسی بھی ہیں انھوں نے اس کی ردمیں "رسالہ مسجعہ محکمۃ ،، لکھا اس کا ذکر " التوسلّ بالنّبی و بالصالحین ،، میں صفحہ ۲۵۱ پر ہے اور لکھا ہے کہ علامہ موصوف نے اس رسالہ کے ذریعہ ابن عبدالوہاب کے ایک رسالہ کی رد کی ہے ۔ علامہ مذکور کا یہ رسالہ " سعادۃ الدارین فی الرد علی الفریقین ،، کے ضمن میں طبع ہوا ہے نیز اس کی رد تونس کے شیخ الاسلام اسماعیل تمیمی مالکی نے بھی لکھی ہے ۔ انھوں نے رد علی محمد ابن عبدالوہاب کے نام سے ایک کتاب لکھی جس کا ذکر " التوسلّ بالنّبی و بالصالحین ،، صفحہ ۲۵۱ پرہے اور اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی ذکر کیا ہے کہ مذکورہ کتاب کافی محققانہ اور ٹھوس ہے اس کے ذریعہ ابن عبدالوہاب کے ایک رسالہ کی رد کی گئی ہے یہ کتاب تونس میں شائع ہوئی ہے ۔

علامہ مفتی فاس الشیخ مھدی وزّانی نے بھی اس کی رد کی ہے انھوں نے جواز توسل کے بارے میں ایک رسالہ لکھا ہے، اس کا ذکر " التوسلّ بالنّبی و بالصالحین ،، میںصفحہ ۲۵۲ پر ہے ۔

اور ابو حامد ابن مرزوق نے " التوسلّ بالنّبی و بالصالحین ،، کے صفحہ ۱ پرذکر کیا ہے جس کے الفاظ یہ ہیں : ائمہ اربعہ کے بعض پیرووں نے اس کی اور اس کے مقلدین کی بہت سی عمدہ تالیفات کے ذریعہ رد کی ہے ۔

اور حنبلوں میں اس کی رد کرنے والوں میںسے اس کے بھائی سلیمان ابن عبدالوہاب ہیں اور شام کے حنبلیوں میں سے آل شطیٰ اور شیخ عبداللہقدومی نابلسی ہیں جنھوں نے اپنے سفرنامہ میں اس کی رد لکھی اور یہ سب کتابیں "زیارۃ النبیّ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم

والتوسل بہ وبالصالحین من امتہ،،کے حاشیہ پر شائع ہوئی ہیں اور کہا کہ محمد ابن عبدالوہاب اپنے مقلدین سمیت خوارج میں سے ہے ۔ جن لوگوں نے اس مطلب پہ نص کی ہے ان میں سے علامہ محقق سیّد محمد امین بن عابدین بھی ہیں جنھوں نے اپنے حاشیہ "ردالمختار علیٰ الدر المختار،، میں باغیوں کے باب میں اور شیخ صاوی مصری نے جلالین کے حاشیہ میں صریحاً لکھا ہے کہ یہ اور اس کے مقلدین خوارج میں سے ہیں کیوں کہ یہ " لاالٰہ الاّ اللہ محمدرسول اللہ،، کہنے والوں کو اپنی رائے سے کافر کہتے ہیں اور اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ مسلمانوں کو کافر کہنا خوارج اور دوسرے بدعت کاروں کی علامت ہے جو اہل قبلہ میں سے اپنے مخالفین کو کافر قرار دیتے ہیں ۔

محمد ابن عبدالوہاب اور اس کے ماننے والوں کی بنیادی عقائد فقط چار ہیں ۔ خداوند عالم کو اس کی مخلوق کے مشابہ قرار دینا ، الوہابیت اور ربوبیت دونوں کی توحید کو ایک ماننا ، نبی صلیٰ اللہ علیہ وآلہ وسلّم ،کی عزت نہ کرنا ، اور مسلمانوں کو کافر قرار دینا ، اور یہ ان تمام عقائد میں احمد ابن تیمیہ کا مقلد ہے اور احمد ابن تیمیہ پہلے عقیدہ میں کرامیہ اور مجسمیہ جنبلیہ (جو خدا کے لئے ہاتہ پاؤں وغیرہ اعضائے جسم کے قائل ہیں) کا مقلّد ہے اور چوتھے عقیدہ میں ان دونوں فرقوں اور فرقۂ خوارج کا پیرو ہے ۔

اور وہابیوں کے نزدیک نقل دین کے سلسلہ میں بھی ثقہ اور قابل اعتماد افراد ابن تیمیھ، اس کے شاگرد ابن قیم اور محمد ابن عبدالوہاب ہی ہیں ۔ چنانچہ علماء مسلمین میں سے کسی عالم پر وہ اعتماد نہیں کرتے اور اس کی کوئی قدر نہیں جانتے جب تک کہ اس کے کلام میں کوئی ایسا شبہ نہ پایا جاتا ہو جو ان کی رائے اور خواہش کی تائید کرے چنانچہ یہ وسیع دین اسلام ان کے نزدیک تین مذکورہ بالا افراد میں محصور ہے ۔ نیز کتاب التوسل النبیؐ ص۲۴۹ پر اس عنوان کے تحت "محمد ابن عبدالوہاب کی رد کرنے والے علماء خواہ اس کے ہم عصر ہوں یا اس کے بعد میں آنے والے ان کی ایک جماعت کا تذکرہ کیا ہے جن میںمندرجہ ذیل نام گنائے ہیں :علامہ عبدالوہاب ابن احمد برکات شافعی احمدی مکّی، علامہ سید منعمی ،جب محمد ابن عبدالوہاب نے ایک ایسی جماعت کو جنھوں نے اپنے سر نہیں منڈائے تھے قتل کردیا تو موصوف نے ایک قصیدہ کے ذریعہ اس کی رد کی تھی ۔

علامہ سید عبدالرحمن جو احساء کے بزرگ ترین علماء میں سے ہیں ، انھوں نے ایک زوردار قصیدہ کے ذریعہ اس کی رد کی اس قصیدہ میں سرسٹھ (۶۷)اشعار ہیں جس کا مطلع یہ ہے :

بدت فتنۃ اللیل قد غطّت الافق وشاعت فکادت تبلغ الغرب والشرقا

(فتنہ شب ظاہر ہوا جس نے افق کو اپنی لپیٹ میں لے لیا اور پھیلا تو مغرب اور مشرق تک پھونچ گیا ۔)

شیخ عبداللہ ابن عیسیٰ مویسی ، شیخ احمد مصری احسائی ، شیخ محمد ابن شیخ احمد ابن عبدالطیف احسائی اور ص۱۰۵ پر اس عنوان کے تحت کہ " محمد ابن عبدالوہاب پیغمبر پر درود بھیجنے سے منع کرتا تھا ،، لکھا ہے جس کے الفاظ یہ ہیں اور "صاحب کتاب "مصباح الانام وجلاء الظلام فی رد شبہ البدعی النجدی التی اضلّ بھَا الْعَوام ،، سید علوی ابن احمد ابن حسین ابن سید عارف باللہ عبداللہ ابن

علوی حداد نے اپنی کتاب میں اس کا ذکر کیا ہے ،پھر سید احمد بن زینی دحلان نے اپنے رسالہ "الدرر السنیۃفی الرد علی الوہابیۃ،، میں لکھا ہے کہ محمد ابن عبد الوہاب پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوات پڑھنے سے روکتا تھا اور منبروں پر بلند آواز سے صلوات پڑھنے کو روکتا تھا اور ایسا کرنے والے کو اذیّت اور سخت سزا دیتا تھا حتی کہ اس نے ایک نابینا کو جو ایک صالح اور خوش آواز موذن تھا قتل کردیا ۔اسے اذان کے بعد منارہ پر صلوات پڑھنے سے روکا تھا لیکن وہ باز نہیں آیا نتیجہ یناّ سے جان سے مار ڈالا اور کھا کہ طوائف کے گھر باجہ بجانے والے کا گناہ اس شخص کی بہ نسبت کم ہے جو منارہ پر پیغمبر اسلام پر درود پڑھے۔

اور صفحہ ۲۵۰ پر لکھا ہے کہ سید علوی ابن احمد حداد نے فرمایا میں نے مذاہب اربعہ کے بے شمار بڑے بڑے علماء کے جوابات دیکھے ہیں یہ علماء حرمین شریفین ،احساء ،بصرہ بغداد ،حلب ،یمن اور دوسرے اسلامی شہروں کے رہنے والے تھے جنھوں نے نثر و نظم دونوں میں جوابات لکھے ۔میرے پاس ابن عبد الرزّاق حنبلی کی اولاد میں سے ایک شخص کا مجموعہ لایا گیا اس میں بہت سے علماء کی جانب سے لکھی گئی رد موجود تھیں ۔

اس کے بعد لکھا ہے :اور میرے پاس شیخ محدث صالح فلانی مغربی ضخیم کتاب لائے جس میں علماء مذاہب اربعہ حنفیہ ،مالکیہ ،شافعیہ ،اور حنبلیہ کے خطوط اور جوابات تھے جو محمد ابن عبد الوہاب کے جواب میں لکھے گئے تھے ۔اور ص۲۴۸ پر ہے۔ محمد ابن عبد الوہاب کی رد بہت سے علماء نے کی ہے ۔اس کے ہم عصر علماء نے بھی اور بعد میں آنے والے علماء نے بھی اور اب تک علماء اسلام کے اعتراضوں کے تیر اس کو نشانہ بناتے رہتے ہیں ۔

اس کے ہم عصر رد کرنے والوں میں پیش پیش احساء کے حنبلی تھے اور در حقیقت تمام اعتراضات ابن تیمیہ کو نشانہ بنا رہے تھے ۔

مولف کھتا ہے :ابو الفضل قاسم محجوب مالکی نے بھی ایک رسالہ کے ذریعہ جس کا تذکرہ احمد ابن ضیاف کی کتاب "اتحاف اہل الزمان باخبار ملوک تونس وعھد الامان ،،میں ملتا ہے ،محمد ابن عبد الوہاب کی رد کی ہے اور اس کے آراء اور فتاوی کو باطل قرار دیا ہے ۔

اس رسالہ کا ایک حصّہ حاج مالک داود کی کتاب "الحقائق الاسلامیۃفی الرد علی المزاعم الوہابیۃبادلّۃالکتاب والسنۃ النبویۃ،، سے ملحق کرکے ۱۴۰۳ ئمیں طبع ہوا تھا اور دوبارہ آفسٹ سے ترکیہ میں ۱۴۰۵ ئمیں طبع ہوا ۔

جہانٓمیری واقفیت میں علماء مذاہب اربعہ کی جانب سے رد اور طعن محمد ابن عبد الوہاب پر کی گئیں وہ میں نے درج کردیں ۔

احمد ابن تیمیہ حرانی اور اس پر کئے گئے اعتراضات

محمد ابن عبد الوہاب کے امام ، احمد ابن تیمیہ جس کے آراء و افکار کی اس نے تقلید کی ہے اور جس کے عقائد کو اس نے اخذ کیا اور جس پر اپنے دین کی بنیاد رکھی اور نتیجہ میں صراط مستقیم سے نہ صرف خود بھٹکا بلکہ اور بہت سے مسلمانوں کو بھی گمراہ کیا ہے اس کے بارے میں علماء کے اقوال نقل کئے جاتے ہیں ۔

چنانچہ علماء مکہ کے بقول جیسا کہ کتاب " سیف الجبار المسلول علی اعداء الابرار،، طبع ترکیہ ۱۹۷۹ءء کے ص ۲۴ پر ہے کہ : بد بخت ابن تیمیہ کے دور کے علما نے اس کی گمراہی اور اس کے قید کرنے پر اجماع کیا ہے اور اعلان کیا گیا ہے کہ جو شخص ابن تیمیہ کے عقیدوں پر ہو گا اس کا مال اور خون مباح ہے ۔ "کشف الظنون،، ج ۱ ص ۲۲۰ پر ہے کہ علماء نے اس کی رد میں بہت مبالغہ کیا ہے یہاں تک کہ تصریح کی ہے کہ یہ شخص (ابن تیمیہ) جسے شیخ الاسلام کہا گیا ہے ، کافر ہے ، اس کی کتاب کی جلد ۲ ص ۱۴۳۸ پر ہے : ابن تیمیہ نے اپنی کتاب " العرش وصفتہ،، میں ذکر کیا ہے کہ خداوند عالم کرسی پر بیٹھتا ہے اور ایک جگہ خالی چھوڑ کر رکھی ہے جہاں رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بیٹھیں گے ۔ اس کو ابو حیان نے کتاب " النھر،، میں قول خدا "وسع کرسیہ السمٰوات والارض،، کے ذیل میں لکھا ہے : میں نے احمد ابن تیمیہ کی کتاب " العرش،، میں اسی طرح پڑھا ہے ۔ انتھی

اور اسی کتاب کے ص ۱۰۷۸ پر احمد ابن تیمیہ جنبلی کی ایک کتاب بنام "الصراط المستقیم والرد علی اہل الجحیم،، کا ذکر کیا ہے اور اسی میں ایسی باتیں لکھی ہیں جن کا تذکرہ کرنا مناسب نہیں ہے مثلا عبد اللہ ابن عباس کو کافر قرار دینا ۔ حصینی نے اپنی کتاب میں اس کی رد لکھی ہے ۔ جامعہ ازھر کے ایک عالم شیخ محمد نجیت مطیعی حنفی نے اپنی کتاب "تطہیر الفواد من دنس الا عتقاد ،، یںّص ۹ پر ابن تیمیہ کے بارے میں لکھا ہے کہ اس نے اپنی کتاب "الواسطہ،، وغیرہ کی تالیف کی تو ایسی باتیں گرھیں جن سے مسلمانوں کے اجماع کو پارہ کر دیا ۔ اس نے کتاب خدا ، صریح سنت اور سلف صالح کی مخالفت کی ہے ۔ اپنی فاسد عقل کا مطیع ہوا ہے اور جان بوجھ کر گمراہ ہوا ہے ۔ اس کا معبود اس کی ہوائے نفس ہے ۔ اسے یہ گمان ہوا ہے کہ جو کچھ اس نے بیان کیا ہے حق ہے حالانکہ وہ حق نہیں ہے بلکہ یہ جھوٹ اور قول منکر ہے ، اور اسی کتاب کے ص ۱۳ پر ہے : یہ کتاب ابن تیمیہ کی بہت سی من گڑھت باتوں پر مشتمل ہے جو کتاب و سنّت اور جماعت مسلمین کے مخالف ہے ۔

اور صفحہ ۱۰ / ۱۱ پر ہے: وہ برابر اکابر کے پیچھے پڑا رہا یہاں تک کہ اس کے زمانے والے اس کے خلاف مجتمع ہوئے اسے فاسق قرار دیا اور بدعتی ٹھہرایا بلکہ ان میں سے زیادہ لوگوں نے اسے کافر قرار دیا ۔

اور صفحہ ۱۷ پر ہے : اپنے زمانے میں ابن تیمیہ کا وتیرہ ادب اور ہر زمانے میں اس کے پیروں کا یہی طریقہ رہا ہے کہ :

"یقولون آمنّا باللہ و بالیوم الاخروما ہم بمومنین ،یخادعون اللہوالذین آمنوا وما یخدعون الاانفسہم وما یشعرون ،، یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہم اللہ اور روز قیامت پر ایمان لائے ہیں حالانکہ یہ مومن نہیں ہیں ۔یہ اللہ کو اور ایمان والوں کو دھوکہ دیتے ہیں حالانکہ یہ خود اپنے کو دھوکہ دے رہے ہیں اور انھیں اس کا احساس نہیں ہے ۔،،

مولف کھتا ہے :یہ منافقیں کی صفت ہے جسے خدا وند عالم نے اپنی کتاب قرآن کریم میں بیان کیا ہے ۔

اور یافعی نے "مرآۃ الجنان ،،ج۴/ص۲۴۰طبع حیدرآباد دکن ۱۳۳۹ ھمطبع دائرۃ المعارف النظامیہ میں ابن تیمیہ کے بعض مہم ل اقوال کا ذکر کیا ہے مثلاً لکھا ہے:خدا حقیقتاً عرش پر بیٹھا ہے اور الفاظ وآواز سے گفتگو کرتا ہے پھر لکھا ہے کہ دمشق میںیہ اعلا ن کردیا گیا کہ جو شخص ابن تیمیہ کے عقیدہ پر ہوگا اس کی جان اور اس کا مال مباح ہے ۔

اور صفحہ۲۷۸پر۷۲۸ ئکے واقعات کے سلسلہ میں ہے :اس (ابن تیمیہ) کے عجیب وغریب مسائل ہیں جن کے بارے میں اس پر طعن وتشنیع کی گئی ہے اورجن کے سبب مذہب اہل سنّت ترک کرنے کی خاطر اسے قید کیا گیا ۔پھر اس کی بہت سی برائیوں کو شمار کراتے ہوئے لکھا ہے کھ:اس کی قبیح ترین برائی یہ تھی کہ اس نے پیغبر اسلام صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے منع کر دیا تھا ۔آپ پر اور دوسرے اولیاء خدا اور اس کے برگزیدہ بندوں پر طعن و تشنیع کی تھی اور اسی طرح مسلہ طلاق وغیرہ کے سلسلہ میں اس کا مسلک اور جھت کے بارے میں اس کا عقیدہ اور اس بارے میں جو باطل اقوال اس سے نقل ہوئے ہیں یہ سب اور اس کے علاوہ اور بھی بہت سی باتیں اس کے قبائح میں سے ہیں ۔

شیخ ابن حجر ہیتمی نے "تحفہ ،،میں لکھا ہے :خدا کی جسمیت یا اس کے جھت میں ہونے کا دعویٰ ایسا ہے کہ اگر کوئی اس کا عقیدہ رکھے تو کافر ہے ۔سفینۃ الراغب ص۴۴ طبع بولاق مصر ۱۲۵۵ ئ

شیخ یوسف نبھانی نے اپنی کتاب "شواہد الحق ،،کے صفحہ ۱۷۷ پر لکھا ہے :چوتھا باب ،ابن تیمیہ کے اوپر علماء مذاہب اربعہ کے اعتراضات کی عبارتیں اور اس کی کتابوں پر کئے گئے ایرادات اور بعض اہم مسائل جیسے خدا وندعالم کا ایک خاص جھت وسمت میں ہونا ،کے بارے میں اہل سنّت کی مخالفت کے بیان میں ۔پھر ایک جماعت کا ذکر کیا ہے جنھوں نے اس پر طعن کیا ہے لکھا ہے :

"انھیں طعن کرنے والوں میں سے امام ابوحیان ہیں جو ابن تیمیہ کے دوست تھے ۔جب اس کی بدعتوں سے با خبر ہوئے تو اس کو بالکل چھوڑدیا اور لوگوں کو اس سے دور رہنے کی تاکید کی ۔اور انھیں میں سے امام عزالدین ابن جماعۃھیں انھوں نے اس کی رد کی ہے اور اسے برا کھا ہے ۔،،

انھیں میں سے ملا علی قاری حنفی ہیں انھوں نے شفاء کی شرح میں لکھا ہے : حنبلیوں میں سے ابن تیمیہ نے افراط سے کام لیا چنانچہ اس نے زیارت نبی کے لئے سفر کرنے کو حرام قرار دیا ہے ۔اسی طرح اس کے مقابل والے نے بھی افراط سے کام لیا

ہے چنانچہ کھا ہے :زیارت کا باعث تقرب خدا ہونا ضرویات دین میں سے ہے اور اس کا انکار کرنے والا کافر ہے ۔ اور شاید یہ دوسرا قول حق سے قریب ہے کیونکہ جس کے مستحب ہونے پر اجماع ہو اس کا حرام قراردینا کفر ہوگا کیونکہ یہ مباح متفق علیہ کے حرام قرار دینے سے بڑھ کر ہے۔

اور انھیں میں سے شباب الدین خفاجی حنفی ہیں جن کے کلام کو اس طرح ذکر کیا ہے :ابن تیمیہ نے ایسی خرافات باتیں لکھی ہیں جن کا ذکر کرنا مناسب نہیں کیونکہ یہ باتیں کسی عقلمند انسان کی ہو ہی نہیں سکتیںچہ جائیکہ ایک پڑھے لکھے آدمی کی زبان اورقلم سے صادر ہوں ۔چنانچہ ابن تیمیہ کا یہ کھنا کہ "قبر پیغمبر اسلام کی زیارت حرام کام ہے ،،کذب محض، لغو ہے اوربکواس ہے ۔ اس کا یہ کھنا "اس کے بارے مےں کوئی نقل موجود نہیں ہے ،،باطل ہے کیونکہ امام مالک ، امام احمد ، اور امام شافعی رضی اللهعنہم کا مذھب یہ ہے کہ سلام ودعا ئےنقبر شریف کی طرف رخ کرنا مستحب ہے اور یہ بات ان بزرگوں کی کتابونمیں درج ہے۔

اور انھیںمیں سے امام محمدزرقانی مالکی ہیں ۔(بنھانی نے ان کے کچہ کلام کو مواہب لدنیہ کی شرح میں نقل کیا ہے جسے ہم یہاںپیش کررہے ہیں :

"لیکن ابن تیمیہ نے اپنے لئے ایک جدید مذھب ایجاد کیا ہے اور وہ ہے قبروں کی تعظیم نہ کرنا ... کیا یہ شخص جس بات کا علم نہیں رکھتا اس کے جھٹلانے سے شرماتا ہے ؟اور ابن تیمیہ کی طعن و تشنیع کے سلسلے میں اپنی پھلی والی بات دھرائی ہے ۔

اور انھیں میں سے امام کمال الدین زملکانی شافعی متوفی۷۲۷ھ؁ کشف الظنون میں ان کی ایک کتاب "الذرةالمضیہ فی المرد علی ابن تیمیہ ،،کا ذکر کیا ہے انھوں نے ان مسائل میں اس سے مناظرہ کیا ہے جن میں وہ مذاہب اربعہ سے منحرف ہوگیا ہے اور ان میں قبیح ترین مسئلہ اس کا انبیاء وصالحین خصوصاًسیدالمرسلین کی قبروں کی زیارت اور آپ کے وسیلہ سے خدا سے مانگنے کو منع کرنا ہے ۔

اور انھیں میں سے امام کبیر شھیر تقی الدین سبکی شافعی ہیں (ابن تیمیہ پر اعتراضات کو ان کی کتاب شفاء السقام فی زیارت خیر الانام علیہ السلام سے نقل کیا ہے) اس کتاب میں انھوں نے اسے بدعتی کھا ہے ۔ اور انھیں میں سے حافظ ابن حجر عسقلانی شافعی ہیں (انھوں نے اپنی کتاب فتح الباری فی شرح البخاری میں اس پر ردکی ہے)اور انھیں میں سے امام عبد الرووف منادی شافعی ہیں انھوں نے شرح شمائل میں کھا ہے :اور ابن قیّم کا اپنے شیخ ابن تیمیہ کے حوالے سے یہ کھنا کہ "مصطفی صلّی الله علیہ وآلہ وسلم نے جب اپنے پرور دگار کو اپنے دونوں شانوں کے درمیان اپنے ہاتہ رکہ کرد کھائے تو خدا اس جگہ کو بالوں کو نوازا ۔اس کی ردشارح یعنی ابن حجرمکّی نے اس طرح کی بات ان دونوں (ابن تیمیہ وابن قیم)کی بدترین گمراہی ہے اور یہ ان دونوں کے اس عقیدہ پر مبنی ہے کہ خدا جھت اور جسم رکھتا ہے۔خداوند عالم ظالموں کے اس قول سے کھیں بزرگ وبرتر ہے اس کے بعد منادی نے لکھا ہے :اب میں کھتا ہوں ان دونونکا بدعتیوں میں سے ہونا مسلّم ہے۔

اور انھیں میں سے ہم ارے دوست عالم با عمل ،فاضل کامل ، شیخ مصطفی ابن احمد سطی جنبلی دمشقی حفظ اللہ وجزاہ اللہ احسن الجزاء ہیں ۔ موصوف نے ایک مخصوص رسالہ تالیف کیا ہے جس کا نام (النقول الشرعیۃ فی الرد علی الوہابیۃ) ہے۔ انھیں میں سے امام شہاب الدین احمد بن حجر ہیثمی مکی شافعی ہیں انھوں نے ابن تیمیہ پر بہت سخت ردو تنقید کی ہے ۔

اور نبھانی نے شواہد الحق کے ص ۱۹۱ پر پہلے تو ان لوگوں کے نام نقل کئے ہیں جنھوں نے ابن تیمہ کو طعن و تشنیع کی اور جن کا ذکر ابھی گزرا ہے ۔ اس کے بعد کھتے ہیں : لھذا ثابت ہوا اور آفتاب نصف النھار کی طرح روشن ہوا کہ علماء مذھب اربعہ نے ابن تیمیہ کی بدعتوں کے رد کرنے پر اتفاق کیا ہے اور کچھ علماء نے اس کی نقل کی صحت پر طعن کیا ہے تو بھلا جن مسائل میں دین سے انحراف کیا ہے اور اجماع مسلمین کی مخالفت کی ہے خاص کر ان مسائل میں جو سید المرسلین سے متعلق ہیں اس کی کھلی ہوئی غلطی پر سخت طعن و تشنیع کیوں نہ کرتے ۔

حنفیوں میں سے جنھوں نے اس کی نقل کے صحیح ہونے پر طعن کیا ہے شہاب الدین خفاجی شارح الشفاء ہیں جن کا ذکر گزر چکا ہے ۔ اور مالکیوں میں سے امام زرقانی ہیں شرح مواہب میں ، یہ تذکرہ بھی گزر چکا ہے ۔ اور شافیوں میں سے امام سبکی ہیں جیسا کہ ان کی کتاب شفاء السقام میں مذکور ہے اس میں انھوں نے یہ واضح کیا ہے کہ نہ صرف یہ کہ ابن تیمیہ کی رائے غلط ہے بلکہ اس کے نقل کئے ہوئے وہ احکام شرعیہ بھی صحیح نہیں ہیں جس کے ذریعہ اس نے اپنی بدعت کی تقویت پر استدلال کیا ہے اور انھیں مذاہب اربعہ کی طرف منسوب کیا ہے حالانکہ ائمہ مذاھب اربعہ نے وہ احکام نہیں بیان کئے ہیں ۔اسی طرح اس کے نقل کی عدم صحت کا ذکر امام ابن حجر ہیثمی نے بھی اس کے اوپر اپنے اعتراضات میں کیا ہے اور یہ بات پوشیدہ نہیں ہے کہ یہ چیز ایک عالم کے اندر بہت بڑا عیب اور بہت بڑا اخلاقی جرم ہے جو اس پر اعتماد کو ضعیف کر دیتا ہے اور اس کے منقولات کے اعتبار کو ساقط کر دیتا ہے چاہے وہ احفظ حفاظ اور اعلم علماء میں سے ہو اور ابن تیمیہ کے منقولات کے معتبر نہ ہونے کی تقویت اس قول سے بھی ہوتی ہے جو اس کے بارے میں حافظ عراقی نے کھا ہے۔ کلام نھبانی تمام ہوا ۔ شواہد الحق ص ۱۷۷ تا ۱۹۱

ابن تیمیہ کا ذکر ڈاکٹر حامد حفنی داوؤد حنفی نے بھی اپنی کتاب (نظرات فی الکتب الخالدۃ) ص ۳۱ مطبوعہ مصر ۱۳۹۹ء دار المعلم للطباعۃ میں کیا ہے اور اسے بدعتی قرار دیا ہے اور حاشیہ میں اس کلمہ پر نوٹ لگایا ہے کہ : اکثر علماء اہل سنّت نے اس کے بدعتی ہونے کا قول اختیار کیا ہے رہ گئے صوفیہ تو انھوں نے اس پر اجماع کیا ہے ، امام تقی الدین سبکی اور ابن تیمیہ کے درمیان فقہ وعقیدہ کے اکثر گوشوں کے بارے میں خط وکتابت ہوتی ہے ۔دیکھئے ہم اری کتاب (التشریع الاسلامی فی مصر) انتھی ۔

عبد الغنی حمادہ اپنی کتاب (فضل الذاکرین والرد علی المنکرین) طبع سوریہ اَدَلَبْ ۱۳۹۱ء ص ۲۳ پر اس طرح وہابیت پر طعن کرتے ہیں :

شیخ وہابیت ابن تیمیہ کے بارے میں علامہ مصر علاء الدین بخاری نے لکھا ہے کہ : ابن تیمیہ کافر ہے جیسا کہ اس کے زمانے کے بزرگ عالم زین الدین حنبلی نے کھا ہے کہ میرا اعتقادیہ ہے کہ ابن تیمیہ کافر ہے اور کھتے تھے کہ امام سبکی رضی اللہ عنہ ابن تیمیہ کی تکفیر سے معذور ہیں کیونکہ اس نے امت اسلامیہ کو کافر قرار دیا ہے اور اسے قول خدا : "اتخذوا احبارہم ورہبانہم اربابا من دون اللہ ،،کی تفسیر کرتے ہوئے یھود و نصاریٰ سے تشبیہ دی ہے۔ علماء مذاہب نے لکھا ہے کہ : ابن تیمیہ زندیق ہے کیونکہ وہ پیغمبر اسلام اور آپ کے دونوں ساتھیوں کی توہین کرتا تھا اور اس کی کتابیں خداوند عالم کی تشبیہ اور اسے صاحب جسم قرار دینے سے بھری ہوئی ہیں ۔

اور اس کے زمانے کے علامہ ابن حجر رضی اللہ عنہ نے کھا ہے ۔ ابن تیمیہ ایک ایسا بندہ ہے جسے خدا نے رسوا ، گمراہ ، اندھا ، بھرا اور ذلیل کیا ہے ۔اس کے خلاف مذاہب اربعہ میں سے اس کے دور کے علماء اٹھ کھڑے ہوئے اور اکثر نے اس کو فاسق اور کافر قرار دیا ہے ۔علماء نے کھا ہے کہ ابن تیمیہ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو کافر قرار دینے میں خوارج کے مذھب کا اتباع کیا ہے ۔

اور ائمہ حفاظ نے کھا ہے کہ ابن تیمیہ خوارج میں سے ہے ،جھوٹا ہے ، شریر ہے ، افترا پرداز ہے ۔"فضل الذاکرین ،،میں لفظ بہ لفظ موجود ہے ۔

اور ابو حامد مرزوق شامی نے اپنی کتاب ۔" التوسل بالنّبی وبالصالحین ،، مطبوعہ ترکیہ طبع آفسٹ ۱۹۸۴ ءء کے ص ۴ پر لکھا ہے:

" ایک بار ابن تیمیہ نے دمشق کے ممبر پر جانے کے بعد کھا : " خداوند عالم اسی طرح عرش سے اترتا ہے جیسے میں ممبر سے اتر رہا ہوں اور ایک زینہ نیچے اتر کر دکھایا ہے ،، اس کے بعد ابو حامد نے لکھا ہے کہ اس واقعہ کو دیکھنے والوں میں فقیہ سیاح ابن بطوطہ مغربی بھی ہیں اور " التوسل بالنّبی وبالصالحین ،، کے ص ۶ پر ابن تیمیہ سے نقل کیا ہے کہ ابن تیمیہ نے لکھا ہے کھ " خدا حق تعالیٰ عرش کے اوپر ہے ،، اور اسی کتاب کے ص ۲۱۶ پر کتاب " دفع شبہہ من شبّہ وتمرّد ،، طبع مصر ۱۳۵۰ءہ مطبع عیسیٰ حلبی ، تصنیف ابو بکر حصنی دمشقی متوفی ۸۲۹ ء سے نقل کرتے ہوئے لکھا ہے کہ مصنف مذکور نے ابن تیمیہ کے بارے میں کھا ہے : " میں نے اس خبیث (ابن تیمیہ) کے کلام کو دیکھا جس کے دل میں انحراف کا مرض ہے جو فتنہ پیدا کرنے کے لئے متشابہ آیات و احادیث کا اتباع کرتا ہے اور عوام و غیر عوام میں سے ان لوگوں نے اس کی پیروی کی جس کے ھلاک کرنے کا خدا نے ارادہ کیا تھا ، میں نے اس میں ایسی باتیں پائیں جن کو ادا کرنے کی مجھ میں قدرت نہیں ہے اور نہ میری انگلیوں اور قلم میں انھیں تحریر کرنے کی جرات ہے کیونکہ اس نے پروردگار عالم کی اس بات پر تکذیب کی ہے کہ اس نے کتاب مبین میں اپنے کو منزہ قرار دیا ہے ۔اسی طرح اس کے برگزیدہ اور منتخب افراد خلفاء راشدین اور ان کے صالح پیروکاروں کی توہین اور عیب جوئی کی ہے لھذا میں نے ان کا

ذکر کرنا مناسب نہ جانا اور صرف ان باتوں کو ذکر کیا جنھیں ائمہ متقین نے ذکر کیا تھا اور جن پر ان کا اتفاق ہے وہ یہ کی ابن تیمیہ بد عتی اور دین سے خارج ہے ۔

حافظ ابن حجر نے "الفتاوی الحدیثیہ،، ص ۸۶ پر لکھا ہے کہ " ابن تیمیہ ایسا بندہ ہے جسے خدا نے رسوا، گمراہ، اندھا، بھرہ، اور ذلیل بنا دیا ہے اور اسی بات کی تصریح ان اماموں نے بھی کی ہے جنھوں نے اس کے فاسد ہونے اور اس کی باتوں کو جھوٹ ہونے کا بیان کیا ہے اور جو شخص اسے جاننا چاہتا ہو وہ امام مجتھد ابو الحسن سبکی جن کی، امامت، جلالت، شان اور مرتبہ اجتھاد تک پھنچنے پر اتفاق ہے ان کے اور ان کے فرزند تاج اور شیخ امام عزّبن جماعہ اور شافعیہ، مالکیہ، حنفیہ، میں سے ان کے ہم عصر علماء کے کلام کو ملاحظہ کریں، ابن تیمیہ نے صرف متاخرین صوفیہ کے اوپر اعتراض کرنے پر اکتفاء نہیں کی ہے بلکہ عمر ابن خطاب اور علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہم ا،، جیسے حضرات پر بھی اعتراض کیا ہے۔

خلاصہ یہ کہ اس کے کلام کی کوئی قدر و قیمت نہیں ہے اور چاہیئے کہ اس کے بارے میں یہ عقیدہ رکھا جائے کہ وہ بد عتی گمراہ، گمراہ کن، جاہل اور غلو کرنے والا ہے، خدا اس کے ساتھ اپنے عدل سے معاملہ کرے اور ہم یں اس کے طریقہ، عقیدہ، اور عمل سے محفوظ رکھے ۔ آمین ۔

کلام ابن حجر تمام ہوا اسے ہم نے تطہیر الفواد من دنس الا عتقاد ص ۹ طبع مصر ۱۳۱۸ ء ہ تصنیف شیخ محمد نجیت مطیعی حنفی سے نقل کیا ہے۔

اس کے بعد کھا کہ وہ خدا کے لئے سمت کا قائل ہے جس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ وہ خدا کے لئے جسمیت، محاذات، اور استقرار کا قائل ہے ۔

کتاب "التوسل با لنّبی وبا لصالحین،، میں ابن تیمیہ پر اور بھی بہت سے طعن ہیں جن کو چند عناوین کے تحت ذکر کیا ہے، جو حسب ذیل ہیں ۔

. علاّمہ شھاب الدین احمد بن یحییٰ حلبی کی جھت کے بارے میں ابن تیمیہ پر رد۔

. ابن تیمیہ کے اس زعم کا ابطال کہ خدا حق تعالیٰ عرش کے اوپر ہے ۔

. عقیدہ ابن تیمیہ جس کے سبب اس نے جماعت مسلمین سے مخالفت کی ہے اور انھیں برا کھا ہے جسے قرآن میں طعن کرنے والے اوباش ملحدین سے حاصل کیا ہے ۔

. ابن تیمیہ کی تمام علماء اسلام سے مخالفت ۔

ابن تیمیہ کے فتووں کے نمونے

عالم کبیر شیخ محمد بخیت حنفی عالم جامعہ ازھر نے اپنی کتاب ''تطھر الفواد من دنس الا عتقاد،، طبع مصر مطبوعہ ۱۳۱۸ ئکے ص ۱۲ پر اس شخص کے کچھ فتوؤں کا ذکر کیا ہے جن میں سے بعض نمونے ہم یہاں پر پیش کر رہے ہیں تا کہ ایک غیر جانبدارقاری کو اس کے انحراف ، فاسد عقیدے اور منحرف فتوؤں میں علماء اسلام سے اس کی مخالفت کا زیادہ سے زیادہ علم ہو سکے ۔

(۰) '' اگر کوئی شخص جان بوجھ کر نماز ترک کردے تو اس کی قضا واجب نہیں ہے۔''

(۰) '' حیض والی عورت کے لئے خانہ ء کعبہ کا طواف کرنا جائز ہے اور اس پر کوئی کفارہ نہیں ہے۔''

(۰)''تین طلاق ایک طلاق کی طرف پلٹایا جائے گا'' اور اس بات کا دعویٰ کرنے سے پہلے خود اسی نے نقل کیا ہے کہ اجماع مسلمین اس کے بر خلاف ہے ۔

(۰) '' جس اونٹ کے پیر کی موٹی والی نسیں کاٹ دی گئی ہوں وہ کاٹنے والے کے لئے حلال ہے اور وہ جب تاجروں سے لے لیا جائے تو زکوٰۃ کے عوض کافی ہے اگرچہ زکوٰۃ کے نام سے نہ لیا گیا ہو ۔،،

(۰)''بھنے والی چیزوں میں اگر جاندار مثلاً چوہا مرجائے تو یہ چیزیں نجس نہیں ہوتیں''

(۰)''جنب کو چاہیئے کہ حالت جنابت میں نافلہ شب پڑھے اور تاخیر نہ کرے کہ فجر سے پہلے غسل کر کے پڑھے گا اگرچہ اپنے ہی شہر میں ہو ۔''

(۰) '' وقف کرنے والے کی شرط کا کوئی اعتبار نہیں ہے بلکہ اگر اس نے شافعیہ پر وقف کیا ہے تو حنفیہ پر صرف کیا جائے گا اور برعکس ، اور قاضیوں پر وقف کیا ہے تو صوفیہ پر صرف کیا جائے گا ۔،،

اسی طرح عقائد اور اصول دین کے مسائل میں بھی انحراف کا مرتکب ہوا ہے۔

(۰)''خداوند عالم محل حوادث ہے''تعالیٰ عن ذالک علوا کبیرا

(۰)''خدا مرکب ہے اس کی ذات ویسے ہی محتاج ہے جیسے کل اپنے جزء کا محتاج ہوتا ہے ''تَعَالیٰ عَنْ ذَالِکَ،،

(۰)''خدا جسم رکھتا ہے، وہ خاص سمت میں ہے ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوتا ہے ، وہ ٹھیک عرش کے برابر ہے نہ چھوٹا نہ بڑا''(خداوند عالم اس قبیح وبدترین افتراء اور صریحی کفر سے کھیں بالاتر ہے ۔خدا اس کے پیرووں کو رسوا کرے اور اس کے معتقدین کا شیرازہ منتشر کرے)

(۰)''جھنم فنا ہوجائے گی ، انبیاء معصوم نہیں ہیں ۔''

(۰)''رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی کوئی وقعت نہیں ہے ۔ان سے توسل نہ کیا جائے۔''

(۰)''پیغمبر اسلام کی زیارت کے لئے سفر کرنا معصیت ہے اس سفر میں نماز قصر نہیں ہوگی۔''

وہ کتابیں جو ابن تیمیہ کی رد میں لکھی گئیں

مذاھب اربعہ کے علماء کی ایک جماعت نے ابن تیمیہ کی رد میں اس کے عقائد پر طعن کرتے ہوئے اور اس کے منحرف فتوؤں کو باطل کرنے کی غرض سے کتابیں لکھی ہیں جن میں سے کچھ حضرات کے نام یہاں درج کرتے ہیں ۔

علی بن محمد میلی جمالی تونسی مغربی مالکی ۔انھوں نے "السّیوف المشرقیہ لقطع اعناق القائلین بالجھۃ والجسمیۃ" لکھی "ھدیۃ العارفین" ج ۱ ص ۷۷۴ اور ایضاح المکنون ج ۲ ص ۳۷ میں اس کا تذکرہ ملتا ہے ۔

شھاب الدّین احمد بن یحییٰ جبرئیل شافعی ۔انھوں نے "خبر الجھۃ،، لکھی ۔دیکھئے "ھدیۃ العارفین "ج ۱ ص ۱۰۸ اور ابو حامد مرزوق کے بقول یہ بھترین رسالہ ہے ۔ "التوسل بالنبی وبالصالحین"

تقی الدّین ابی بکر حصینی ۔انھونّنے "دفع شبہ وتمرّد،، لکھی جو ۱۳۵۰ ھ ء میں مصر میں طبع ہوئی اس میں ابن تیمیہ کے جھت اور تشبیہ کے قول کو باطل کیا گیا ہے۔

محمد حمید الدّین حنفی دمشقی فرغانی ۔ ان کی کتاب کا نام "المردّ علیٰ ابن تیمیہ فی الا عتقادات،، ہے ۔ معجم المئولفین تالیف عمر رضا کحالہ ج ۸ ص ۳۱۶ ۔

شیخ نجم الدین ابن ابی الدر البغدادی ۔انھوں نے "رد علی الشیخ ابن تیمیھ،، لکھی۔ اس میں موصوف نے ابن تیمیہ کے ایک رسالہ کا جواب دیا ہے ۔دیکھئے "کشف الظنونج ۲ ص ۱۵۲۷

شیخ محمد ابن علی مازنی ۔انھوں نے "رسالۃ فی المرد علی ابن تیمیہ فی مسئالۃ الطلاق،، اور رسالہ فی مسئلۃ الزیارت" لکھی ۔ معجم المئولفین تالیف عمر رضا کحالہ ج ۱۱ ص ۳۱ ۔

. عیسیٰ ابن مسعود منکلاتی مالکی ۔ انھوں نے "الرد علی ابن تیمیہ فی مسئلۃ الطلاق" لکھی ہے ۔ اس کا ذکر عمر رضا کحالہ نے معجم المئولفین میں ج ۸ ص ۳۳ پر کیا ہے ۔

. شیخ کمال الدین محمد ابن علی بن شافعی ودمشقی معروف بہ ابن زملکانی ۔انھوں نے "الدرۃ المضیۃ فی المرد علی ابن تیمیھ" لکھی اس کا ذکر "کشف الظنون" ج ۱ ص ۷۴۴ اور "ھدیۃ العارفین" ج ۲ ص ۱۴۶ ،اور "معجم المولفین" ج ۱۱ ص ۲۵ پر ہے ۔

احمد ابن ابرھیم سروجی حنفی ۔ انھوں نے "اعتراضات علیٰ ابن تیمیہ فی علم الکلام،،

لکھی ۔دیکھئے معجم المئولفین ج ۱ ص ۱۴۰ ۔

کمال الدین ابو القاسم احمد بن محمد شیرازی۔ انھوں نے ابن تیمیہ کی رد میں کتاب لکھی : "رد علی ابن تیمیہ،،جس کا تذکرہ معجم المئولفین ج ۲ ص ۱۵۰ ، پر ہے ۔

شیخ تقی الدین سبکی، انھوں نے بھی ابن تیمیہ کی رد میں کتاب لکھی ہے، جس کا تذکرہ "کشف الظنون،، ج ۱ ص ۸۳۷ اور "ھدیۃالعارفین،، ج ۱ ص ۷۲۱ پر ہے اور شاید یھی "شفاء السقام فی زیارت خیر الانام" ہو جس کے بارے میں شیخ محمد نجیت مطبعی حنفی نے اپنی کتاب "تطھیر الفواد من دنس الاعتقاد،، ص ۱۳ پر اس طرح لکھا ہے کہ یہ کتاب غرض مقصود کو پورا کرتی ہے۔ ابن تیمیہ نے اپنی کتاب میں جو کچھ بیان کیا ہے اس کی بنیاد کو ختم کرتی رہی ہے، اس کے ارکان کو متزلزل اور اس کے آثار کو مٹاتی ہے، اس کے جھوٹے وعدوں کو فنا کرنے والی ہے اس کے فساد کو ظاہر اور اس کے عناد کو واضح کردیتی ہے"۔

شیخ محمد نجیت مطیعی حنفی عالم جامعہ ازھر۔انھوں نے "تطھیر الفوادمن دنس الا عتقاد،، لکھی۔ اس میں مصنف مذکور نے ابن تیمیہ اور اس کے پیروں کی رد کی ہے۔یہ مصر میں ۱۳۱۸ ء میں طبع ہوئی ہے۔اور چوتھی مرتبہ ۱۴۰۵ ء میں ترکیہ میں بذریعہ آفسٹ طبع ہوئی۔

شیخ نعمان ابن محمود آلوسی بغدادی۔ انھوں نے "جلاء العینین فی محاکمۃ الا حمدین،، "احمد ابن تیمیہ اور احمد بن حجر ہیثمی" لکھی۔ اس کا ذکر اسماعیل پاشا نے ایضاح المکنون ج ۱ ص ۳۶۳ پر اور عمر رضا کحالہ نے معجم المئو لفین ج ۱۳ ص ۱۰۷ پر کیا ہے۔

ابن تیمیہ اور اس کے پیروں کی رد میں ہم ارے علماء اعلام کی طرف سے جتنا لکھا گیا ہے ان میں سے جتنے افراد سے میں آگاہ ہو سکا ان کا ذکر یہاں کر دیا۔

کتابیں وہابیت کی رد میں لکھی گئیں

وہ کتابیں جنھیں علماء مذاھب اربعہ نے محمد ابن عبدالوہاب کے ایجاد کردہ وہابی مذھب کی رد میں لکھا ہے وہ بھی بہت ہیں جن میں سے کچھ مصنفین اور ان کی کتابوں کے نام ہم یہاں پر درج کر رہے ہیں۔

سب سے پہلے وہا بیت کی رد میں محمد ابن عبدالوہاب کے حقیقی بھائی سلیمان بن عبد الوہاب نے ایک کتاب لکھی جس کا نام "الصواعق الالھیۃفی الردعلی الوہابیۃ" رکھا۔ اس کے بعد تو حجاز، مصر،ھند،شام اور عراق کے علماء اہل سنت والجماعت بلکہ را فضیوں نے بھی پے درپے وہابیت کی رد میں کتابیں لکھیں۔

شیخ سلیمان نے اس کتاب کے ذریعہ حسن بن عیدان کا جواب دیا ہے کیونکہ اس نے اس مذھب کے بطلان پر دلیلیں مانگیں تھیں۔اس کتاب میں موصوف نے وہابیوں کی جھالت، گمراہی اور ان کے اندر استنباط کی صلاحیت نہ ہونا ثابت کیا ہے۔اسی طرح نذر، شفاعت،دعا اور میت سے سوال وغیرہ جیسے مسائل میں اپنے فاسد عقائد کی مخالفت کرنے والوں کو کافر قرار دیتے ہیں جنھیں تمام مسلمان انجام دیتے ہیں، اور اس میں شرعا کوئی قباحت نہیں جانتے خواہ اہل سنت ہوں یا غیر۔ ان کی صحت کا اعتقاد رکھتے ہیں، ھر ایک مسئلہ کو معتبر شرعی دلیلوں اور متواتر حدیثوں اور ائمہ اربعہ رضی اللہ عنہم سے حکایت شدہ اجماعات کے ذریعہ

ثابت کرتے ہیں ، اس کتاب میں وہابیوں کی باطل آراء کو غلط ثابت کیا ہے ۔ یہ کتاب تیسری مرتبہ استانبول ، ترکیہ میں ۱۳۹۹ء میں طبع ہوئی ۔

شیخ سلیمان رحمتہ اللہ علیہ نے اس کتاب کے ص ۴۱ پر وہابیوں کو مخاطب کرتے ہوئے لکھا ہے : رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اسی طرح اہل علم نے فرقہ ناجیہ کے اوصاف بیان کئے ہیں اور تم میں اس فرقہ کی ایک صفت بھی نہیں پائی جاتی ۔ موصوف نے ان کے دعویٰ کی تردید کی ہے کہ قیامت کے دن وہابی نجات پائیں گے کیوں کہ ان کے اندر تہتر ہلاک ہونے والے اور دوزخی فرقوں میں سے ایک نجات پانے والے فرقہ کے اوصاف نہیں پائے جاتے ۔

وہابیوں کی رد لکھنے والوں میں سے ایک حمد اللہ واجوی ہیں انھوں نے "البصائر المنکری التوسل باھل المقابر" لکھی جو استانبول میں ۱۹۷۵ء میں شائع ہوئی۔

ان ہی میں عامر قادری استاد دارالعلوم قادریہ کراچی پاکستان ہیں انھوں نے "المدارج السنیۃ فی رد الوہابیۃ۔" لکھی جو ۱۹۷۷ء میں طبع ہوئی اور دوبارہ ترکیہ میں ۱۹۷۸ء میں بذریعہ آفسٹ طبع ہوئی اسے حسین حلمی ابن سعید استانبولی نے شائع کیا۔

وہابیوں کی رد میں ابراہیم بن عثمان سمنودی مصری نے بھی "سعادۃ الدارین فی الرد علی الفرقتین الوھابیۃ و مقلدۃ الظاہریۃ" نام کی کتاب لکھی جو مصر میں ۱۳۲۰ء میں دو جلدوں میں شائع ہوئی ۔

اور شیخ احمد سعید سرھندی نقش بندی نے "الحق المبین فی الرد علی الوہابین" لکھی اس کا ذکر بغدادی نے "ھدیۃ العارفین" ج ا ص ۱۹۰ پر اور عمر رضا کحالہ نے "معجم المولفین" ج ا ص ۲۳۲ پر کیا ہے

اسی طرح ان کی رد میں لکھنے والوں میں ابو حامد بن مرذوق شامی ہیں جنھوں نے "التوسل بالنبی و بالصالحین" لکھی جو ترکیہ میں ۱۹۸۴ء میں بذریعہ آفسٹ طبع ہوئی۔

اور وہابیونکی رد لکھنے والوں میں بغداد میں طریقۂ نقشبندیہ کے پیشوا مرحوم شیخ داؤد بن سلیمان بغدادی ہیں جو خالدیہ نقشبندیہ کے خلفاء میں سے ہیں انھوں نے ۔ "المنحہ الوھبیۃ فی رد الوہابیۃ" لکھی جو تیسری مرتبہ استانبول ترکیہ میں ۱۹۷۸ء میں طبع ہوئی۔

اس کتاب میں انھوں نے ثابت کیا ہے کہ وہابی جاہل ہیں اور احادیث صحیحہ ، ادلہ عقلیہ اور مذاہب اربعہ کے تمام علماء کی مخالفت کرتے ہیں ۔ اس کتاب میں ان کے تمام فاسد عقائد اور لغو آراء کو عقلی ونقلی دلیلوں سے باطل کیا ہے ۔ اور اسی طرح اس میں ثابت کیا ہے کہ انبیاء زندہ ہیں ، شفاعت کریں گے ، مردے زندوں کی گفتگو سنتے ہیں ، زیارت کرنے والے سے آگاہ ہوتے ہیں ، انھیں دیکھتے ہیں ، اور ان کے اقوال سے واقف ہوتے ہیں اسی طرح اس میں ثابت کیا ہے کہ مردوں سے توسل صحیح ہے اور وہابی ان سب باتوں کا انکار کرتے ہیں یہاں تک کی اس بات کو بھی نہیں مانتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اپنے زیارت کرنے والوں کا علم رکھتے ہیں اور ان کے کلام کو سنتے ہیں ۔

اور وہابی جو اپنے عقائد کے مخالف مسلمانوں کو کافر قرار دیتے ہیں ان کی رد میں ایک کتاب لکھی گئی ہے جس کا نام "صلح الا خوان الرد علی من قال بالشرک والکفران،، ھے ۔ اس کا تذکرہ بغدادی نے ۔ "ھدیۃ العارفین،، ج ۱ ص ۳۶۳ پر کیا ہے۔

انھیں میں ابرہیم ابن عبدالقادر ریاحی تونسی مالکی بھی ہیں انھوں نے " ردّعلی الوہابیۃ" کے نام سے ایک کتاب لکھی ۔ اس کا ذکر عمر رضا کحالہ نے "معجم المئولفین،، ج ۱ ص ۴۹ پر کیا ہے ۔

طریقہ رفاعیہ کے رئیس مرحوم شیخ ابراہیم راوی نے بھی ان کی رد لکھی ہے۔ انھوں نے " الاوراق البغدادیہ فی الحوادث النجد یھ " لکھی اس میں موصوف نے کتاب وسنت کی روشن دلیلوں سے وہابیوں کی ردکی ہے۔ یہ کتاب بغداد میں ۱۳۴۵ءء مطبع النجاح میں اور ترکیہ میں ۱۹۷۶ءء میں طبع ہوئی۔ رد لکھنے والوں میں خوجہ حافظ محمد حسن جان سرھندی ہیں انھوں نے۔ العقائد الصحیحہ فی تردید الوہابیۃ النجدیۃ" لکھی ۔ اس کتاب میں مصنف نے وہابیوں کے تمام عقیدوں کو غلط ثابت کیا ہے اور ان کی تمام دلیلوں کو کتاب خدا سنت نبویھ، عقل اور عرف عام سے قطعی براہین کے ذریعہ باطل کیا ہے۔ یہ کتاب پہلے ۱۳۶۰ءء میں امرتسر ھندوستان میں طبع ہوئی اور دوبارہ ۱۳۹۸ء میں استانبول ترکیہ میں آفسٹ کے ذریعہ طبع ہوئی ۔ اسے برادر حسین حلمی استانبول نے شائع کیا۔

موصوف نے ایک اور کتاب بنام " الاصول الاربعہ فی تردید الوہابیھ "بھی لکھی جو ترکیہ میں ۱۴۰۶ء میں بذریعہ آفسٹ طبع ہوئی ۔

وہابیوں کی رد لکھنے والوں میں شیخ جمیل آفندی صدقی زھاوی ہیں ۔ انھوں نے " الفجر الصادق فی الرد علیٰ منکر التوسل والکرامات والخوارق "لکھی جو ۱۳۲۳ء میں "مطبعۃ الواعظ " مصر میں طبع ہوئی اور دوبارہ ۱۳۹۶ء اور ۱۴۰۶ء میں استانبول ترکیہ میں طبع ہوئی جسے مکتبۃ الحقیقہ نے شائع کیا ۔ اس کے ناصر احمد علی ملیجی کتبی اس کی تعریف میں کھتے ہیں کہ: اس کتاب میں ایسی قوی دلیلیں اور ٹھوس براہین ہیں کہ سنت سے منحرف اور خیالی گمراہیوں سے تمسک کرنے والوں میں اس کا مقابلہ کرنے کہ قوت نہیں ہے ۔

مو لف:مذکورہ بالا کتاب کے اندر وہابیت کی تاریخ ، اس کے ظھور کا آغاز، اس کی نشرو اشاعت ، اس کے قائد کے فاسد عقائد کا بیان ، رہبر وہابیت کے جرائم، زمین میں اس کا فساد پھیلانا ، بے دینی ، مسلمانوں کی خونریزی ، اس کی زندگی میں وہابیوں نے جو کچھ کیا اور اس کے مرنے کے بعد مسلمانوں کے ساتھ جو جرائم اور زیادتیاں کیں اور دین میں جو بدعتیں ایجاد کیں یہ ساری باتیں مذکور ہیں لھذا یہ کتاب وہابیوں کی رد میں لکھی گئی کتابوں میں سب سے بھترین کتاب ہے کیونکہ اس کتاب نے ان کی حقیقت سے پردہ اٹھا دیا ہے اور یہ واضح کر دیا ہے کہ وہ اسلام اور مسلمانوں کے دشمن ہیں اور اپنے پست مقاصد کے حصول کے لئے مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی خاطر صرف اسلام کے نام پر مظاہرہ کرتے ہیں ۔

وہابیوں کی رد لکھنے والوں میں فقیہ محمد کسم حنفی بھی ہیں جنھوں نے " الاقوال المرضیۃفی الّرد علی الوہابیۃ" جس کا ذکر عمر رضا کحالہ نے "معجم المئولفین" ج ۱۰ ص ۲۹۳ پر کیا ہے ۔

محمد عطاء اللہ معروف بہ عطا نے " الرسالۃ الردیۃ علی الطائفۃ الوہابیۃ" لکھی اس کا ذکر بھی "معجم المؤلفین" ج۱۰ ص ۲۹۴ پر ہے ۔

اور وہابیوں کی رد لکھنے والوں میں فقیہ عبدالمحسن اشیقری حنبلی بھی ہیں انھوں نے "الرد علی الوہابیۃ" لکھی ۔اس کا ذکر بھی "معجم المؤلفین" ج ۶ ص ۱۷۲ پر ہے اور وہابیوں کی رد ظاہر شاہ ھندی نے بھی لکھی ہے انھوں نے۔" ضیاء الصدور لمنکر التوسل باہل القبور لکھی جو ۱۴۰۶ء میں ترکیہ میں " الفجر الصادق "تصنیف شیخ زہاوی کے ساتھ شائع ہوئی ہے ۔

رد لکھنے والوں میں قاضی القضاۃ ابو الحسن علی السبکی بھی ہیں انھوں نے ۔"شفاء السقام فی زیارت خیر الانام" لکھی جو ۱۴۰۵ ء میں ترکیہ میں کتاب "تطہیر الفواد من دنس الاعتقاد،، سے ملحق کر کے طبع ہوئی۔وہابیوں کی رد میں محمود بن مفتی عبدالغیور نے بھی کتاب بنام " ردوہابی" لکھی جو ۱۴۰۱ئہ میں استانبول میں طبع ہوئی ۔

شیخ حسن خزبک نے بھی رد لکھی ہے ۔انھوں نے " المقالات الوفیہ فی المرد علیٰ الوہابیۃ،، لکھی جو طبع بھی ہوئی اس کا ذکر " التوسل بالنبی و با لصالحین "ص ۲۵۳ پر ہے ۔

ان کی رد لکھنے والوں میں مفتی محمد عبد القیوم قادری ھزاروی ہیں انھوں نے " التوسل "لکھی اور ۱۹۸۴ءء میں ترکیہ میں کتاب " التوسل بالنبی وبالصالحین " سے ملحق کر کے طبع ہوئی ۔اس کتاب میں وہابیوں کے اس نظریہ کو رد کیا ہے کہ نبی سے توسل کرنا جائز نہیں ہے اور سنت اجماع اور بزرگوں کے اقوال سے ثابت کیا ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی میں اور آپ کے وصال کے بعد بھی آپ سے توسل کرنا جائز ہے ۔

وہابیوں کی رد لکھنے والوں میں مالک ابن شیخ محمود داود مدیر مدرسۃ العرفان شہر کوتیالی جمہوریہ مالی، افریقہ ہیں ، انھوں نے "الحقائق السلامیہ فی الردّعلی المزاحم الوہابیۃبادلّۃ الکتاب والسنۃ النبویۃ،، لکھی جو ۱۴۰۳ ھمیں طبع ہوئی اور پھر دوبارہ ۱۴۰۵ھ ء میں ترکیہ میںبذریعہ آفسٹ طبع ہوئی۔

ان ہی میںؔابو الفداء اسماعیل تمیمی تونسی ہیں ،انھونؔنے "المنح الالٰھیہ فی طمس الضلالۃ الوہابیۃ،، لکھی ۔اس کا ذکر احمد ابن ضیاف نے "اتحاف اہل الزمان باخبار ملوک تونس وعہد الامان،، میں کیا ہے جو کتاب "الحقائق السلامیۃ،، سے ملحق کر کے طبع ہوئی اور ایک دوسری کتاب "عقد نفیس "بھی لکھی جس میں وہابیوں کے شبہات کو رد کیا ہے ۔اس کا ذکر "معجم المولفین،، ج۲ ص ۲۶۳ میںہے ۔

وہابیوں کی ردّلکھنے والوں میں سید احمد زینی دحلان مفتی شافعیہ ہیں جنھوں نے "الدّرر السنیۃفی ردّعلیٰ وہابیۃ،، لکھی جو استانبول ترکیہ میں ۱۹۷۶ ئمیں طبع ہوئی ۔اس کا ذکر بغدادی نے "ھدیۃالعارفین "ج ۱ ص ۱۹۱پر کیا ہے اور مصنّف مذکور اپنی کتاب "الفتوحات الاسلامۃ،،میںوہابیوں پر ردّکی ہے جو"فتنۃ الوہابیھ،،کے نام سے ۱۹۷۵ ئمیںترکیہ میں شائع ہوئی اور "الدّرر السنیۃ،، کی

جانب شیخ یوسف نبھانی نے "شواہد الحق فی الاستغاثۃ بسید الخلق" میں اشارہ کیا ہے اور کھا کہ سید احمد دحلان مفتی شافعیہ نے وہابیت کی ردّمیں ایک مستقل کتاب لکھی ہے۔

اور خیر الدین زرکلی نے "الاعلام،، ج ۱/ص ۱۳۵ پر لکھا ہے: ان (زینی دحلان) کا ایک رسالہ وہابیوں کی ردّمیںھے۔

اور نبھانی نے "شواہد الحق،، کے تیسرے باب میںانّاسی باتیں نقل کی ہیں جو اثبات حق اور باطل کو فنا کرنے کے لئے کافی ہیں اس طرح اس میں وہابیوں کے شبہات کو واضح بیان اور قوی ترین دلیل و برہان سے رد کیا ہے اور ان کا کلام ۲۶ صفحوں پر پھیلا ہوا ہے۔ ملاحظہ کیجئے اس کتاب کے ص ۱۵۱ تا ص ۱۷۷ یہ تمام صفحات وہابیوں کی رد اور طعن پر مشتمل ہیں۔

ان ہی کی ردّ لکھنے والوں میں مصطفی ابن احمد شطی حنبلی ہیں جنھوںنے ایک رسالہ بنام "النقول الشرعیۃ فی المردّعلی الوہابیۃ،، لکھا جو ۱۴۰۶ ھمیںترکیہ میں "الفجر الصادق "تصنیف علامہ زھاوی سے ملحق کرکے شائع ہوئی۔ اس کا ذکر شیخ نبھانی نے شواہد الحق میں کیا ہے۔

ان کے علاوہ وہابیوں کی رد میں اور بھی کتابیںلکھی گئیں جن میں ایک "التوسل بالنّبی وجھلۃ الوہابین" ہے۔ یہ کتاب ۱۹۷۶ ءمیںاستانبول ترکیہ میںطبع ہوئی۔

اور انھیںمیں سے "ضلالات الوہابین،، ہے جو ۱۹۷۶ ءمیں استانبول میں طبع ہوئی اور "المسائل المنتخبۃ،، تصنیف قاضی حبیب الحق ابن قاضی عبد الحق جو ۱۹۰۶ ءمیںکتاب الانصاف سے ملحق کرکے استانبول میںطبع ہوئی "التوسل با لموتیٰ،، جو ۱۹۷۶ ءمیںاستانبول طبع ہوئی۔ "علماء المسلمین والوہابیون" اسے حسین حلمی الیشیق نے جمع کیا ہے یہ کتاب ۱۹۷۳ ءمیںاستانبول ترکیہ میں طبع ہوئی اور پانچ رسالوں کا مجموعہ ہے۔ پہلا رسالہ "میزان الکبریٰ،، شیخ عبدالوہاب شعرانی مصری کی تالیف ہے۔ دوسرا رسالہ "شواہد الحق" سے ہے جو شیخ یوسف بن اسماعیل نبھانی سابق رئیس محکمہ حقوق بیروت کی تصنیف ہے۔ تیسرا رسالہ "العقائد النسفی "تصنیف شیخ عمر ابن عبد الاحد فاروقی حنفی نقشبندکی ہے۔ چوتھا رسالہ "من معربات الکتوبات "تصنیف شیخ احمد ابن عبد الاحد فاروقی حنفی نقشبندی ہے اور پانچواںرسالہ "رسالۃفی تحقیق الرابطہ،، شیخ خالد بغدادی کی تصنیف ہے یہ کتاب مکتبہ الیشیق کتاب اوی استانبول ترکیہ نے طبع کی ہے۔

اور جس کتاب کی جانب ھر امین لکھنے والے اور کھلی تحقیق کرنے والے کی توجہ مبذول کرانا مناسب ہے وہ "تاریخ آل سعود ہے" ایک ضخیم اور ٹھوس کتاب جسے استاد مجاہد شھید ناصر السعید نے تالیف کیا ہے اس میں وہابیوں کے سیاہ ماضی اور مکروہ حال کی تاریخ موجود ہے جس میں سعودی مزدور مجرم حکام، گمراہ و گمراہ کن وہابیوں کے دین کی بنیاد مضبوط کرنے والے، ذلیل ورسوا ہوئے ہیں۔

یہ کتاب ایک ھزار سے زائد صفحات پر مشتمل ہے اور اس میں ایسے ٹھوس حقائق ہیں جنھیں مضبوط مصادر سے مستحکم کیا گیا ہے اور جو اس سے پہلے کسی اور کتاب میں نہیں تھے ۔

اس کے صفحات پر بعض ان وہابی قائدین کی ناگوار تصویریں بھی ہیں جو مقدس سرزمین حجاز پر آج ظلم وجور کے ذریعہ حاکم ہیں لیکن درحقیقت اپنے آقاوں ،یھودیوں اور امریکیو نکے نوکر ہیں ۔

یہ تصویریں انھیں شراب پیتے ہوئے، سینوں پر صلیب لٹکائے ہوئے اور طوائفوں اور بدکار عورتوں کے ساتھ عیش و عشرت میں مشغول دکھایا گیا ہے۔

لھذا یہ ایک ایسی وسیع کتاب ہے جسے پڑھ کر انسان اس من گڑھت دین کے حکّام کے جرائم اور ان کی بدکاریوں اور بد اعمالیوں سے زیادہ سے زیادہ واقفیت حاصل کر سکتا ہے۔

دینی بھائیوں کو ایک نصیحت

برادران اسلامی اس کتاب کو پڑھ کر جب آپ وہابی مذھب اور اس کی حقیقت سے آگاہ ہو چکے اور یہ جان چکے کہ وہ ایک من گھڑ ھت مذھب ہے جسے محمد ابن عبدالوہاب نجدی نے احمد ابن تیمیہ کے باطل آراء و عقائدکی پیروی میں ایجاد کر کے مذاہب اربعہ کی مخالفت کی ہے ۔ اور ان کتابوں سے بھی آگاہ ہو چکے جو ہم ارے علماء رحمتہ اللہ علیہم نے اس کی رد اور اس کے جواب میں لکھی ہیں ۔ تو اس کے پیروؤں اور دوستوں کی محبت ،ہم نشینی ، ان کے باطل افکار و فاسد عقائدکی پیروی اور ان کی گمراہ کن کتابوں کے مطالعہ سے پرہیز کریں ۔

اور ان لوگوں میں سے نہ ہوں جن کے بارے میں خداوند عالم نے فرمایا " واذا قیل لھم اتبعو اما انزل اللہ قالو ابل نتبع ما وجدنا علیہ آبا ئنا"اور جب ان سے کھا گیا کہ خدا نے جو دین نازل کیا ہے اس کی پیروی کرو تو انھوں نے کھا کہ ہم اس دین کی پیروی کر تے ہیں ، جس پر اپنے باپ دادا کو پایا ہے ۔تو خدا نے اس کی رد کی اور اس جواب پر ان کی اس طرح مذمت کی :"او لو کان الشیطان یدعو ہم الیٰ عذاب السعیر"شیطان انھیں جھنم کے عذاب کی طرف بلا رہا ہے ۔یا ان لوگوں میں سے نہ ہو جنھوں نے کھا : (اجئتنا لتلفتنا عما وجد نا علیہ آبا ئنا) "تم اس لئے آئے ہو کہ ہم یں ہم ارے باپ دادا کے دین سے پھیر دو ۔ تو خدا نے ان کا اس طرح سے جواب دیا

(لقد کنتم انتم وآبا ٴ و کم فی ضلال مبین) یقیناتم اور تمھارے باپ دادا کھلی ہوئی گمراہی میں ہیں ۔

آخر میں آپ کے لئے توفیق کی آرزو کرتا ہوں اور خدا سے دعا کرتا ہوں کہ آپ کو ھر بدعت اور گمراہی سے جو جھنم تک لے جانے والی ہے محفوظ رکھے ۔

اور خواہشمند ہوں کہ مطالعات و تحقیقات میں تعصب سے بلند ہوں عقیدہ اور ایمان میں آزاد ہوں اور خدا بھی یھی چاہتا ہے کہ آزاد ہوں اور غیر کے بندے نہ ہوں کیوں کہ آزاد پیدا ہوئے ہیں ۔

سلام ہو آپ پر اور ان پر جو راہ ہدایت کی پیروی کریں اور گمراہی، ضلالت اور ھلاکت کے راستے سے دور رہیں ۔

و السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاۃ

آپ کا بھائی

احسان عبداللطیف بِکری

محمد ابن عبد الوہاب اور وہابیت کی
رد میں لکھی گئی کتابوں کی فہرست

1 اتحاف اہل الزمان محمد ابن ابی ضیاف

2 الا صول الا ربعہ خواجہ سرھندی

3 اظہار العقوق مشرقی مالکی جزائری

4 الا قوال الرضیۃ فقیہ محمد الکسم

5 الا نتصار للا ولیاء الا برار طاہر سنبل حنفی

6 الا وراق البغدادیۃ ابراہیم راوی

7 البراہین الساطعہ سلامۃ الغرامی

8 البصائر لمنکری التوسل حمد اللہ جوادی

9 تاریخ آل سعود ناصر سعید

10 تجرید سیف الجھاد عبد اللہ ابن عبد الطیف

11 تحریض الا غبیاء عبد اللہ بن ابر اہیم

12 تھکم المقلّدین محمد ابن عبد الرّحمٰن

13 التوسل محمد عبد القیوم

14 التوسل با لنّبی وبا لصالحین ابو حامد ابن مرزوق

15 جلا ل الحق ابر اہیم جلمی

16 الحق المبین احمد سعید

17 الحقائق الا سلا میۃ مالک داوؤد

18 خلا صۃ الکلام احمد زینی دھلان

19 الدرر السنیۃ احمد بن زینی

20 ردّعلیٰ محمد بن عبد الوہاب اسماعیل تمیمی

21 الرد علیٰ الوہابیۃ عبد المحسن اشیقری

22 رد علی الوہابیۃ ابراہیم بن عبد القادر

23رد المختار علی الدر المختار سید محمد امین

24 ردّ وہابی محمود بن عبد الغیور

25 الرسالۃ الردیۃ محمد عطاء اللہ

26 رسالۃ قاسم مجوب

27 رسالۃ محمد بن سلیمان

28 رسالۃ فی تحقیق الرابطۃ خالد بغدادی

29 رسالۃ فی جواز التوسل مہدی وِرّانی

30 رسالۃ مسجعۃ محکمہ کواشی تونسی

31 سعادۃ الدارین ابراہیم بن عثمان

32 السیف الباتر ابو حامد بن مرزوق

33 سیف الجبار شاہ فضل رسول

34 السیف الھندی عبداللہ بن عیسیٰ

35 السیوف الصقال عالم من بیت المقدس

36 شفاء السقام علی سبکی

37 شواہد الحق شیخ یوسف نبھانی

38 الصارم الھندی شیخ عطاء مکی

39 صلح الاخوان داوٗد بن سلیمان

40 الصواعق الالھیۃ سلیمان بن عبد الوہاب

41 الصواعق والرعود عبداللہ بن داوٗد

42 ضلالات الوہابیین

43 ضیاء الصدور ظاہر شاہ میاں ھندی

44 العقائد الصحیحیۃ خواجہ سرھندی

45 العقائد النسفی عمر بن محمد

46 عقد نفیس اسماعیل تمیمی

47 علماء مسلمین والوہابیون حسین حلمی ایشیق

48 غوث العباد بیان الرشاد مصطفیٰ حمامی مصری

49 فتنۃ الوہابیۃ احمد زینی دحلان

50 الفتوحات الاسلامیۃ احمد بن زینی

51 الفجر الصادق جمیل صدقی الزھاوی

52 فصل الخطاب سلیمان بن عبدالوہاب

53 فصل الخطاب احمد ابن علی بصری

54 المدارج السنیۃ عامر قادری

55 المسائل المنتخبۃ حبیب الحق

56 مصباح الانام و جلاء الظلام علوی ابن احمد حداد

57 المقالات الوفیۃ شیخ حسن خزبک

58 المنح الالھیۃ اسماعیل تمیمی

59 المنحۃ الوھبیۃ داؤد بن سلیمان

60 من معربات المکتوبات احمد ابن اعبد الاحد

61 میزان الکبریٰ عبدالوہاب شعرانی

62 النقول الشرعیۃ مصطفیٰ بن احمد شطی

فہرست

گفتارِ مترجم 4

تقریظ 5

از حضرت آیت اللہ جعفر سبحانی دام ظلّہ 5

مقدمہ 7

از حضرت آیت اللہ ناصر مکارم شیرازی دام ظلّہ 7

وہابیت : مسلمان علماء کی نظر میں 9

محمد ابن عبدالوہاب نجدی اور اس کے عقائد 10

محمد ابن عبدالوہاب کی رد میں لکھی گئی کتابیں 11

ان شبہات کا ذکر جن سے وہابیت نے تمسک کیا 12

محمد ابن عبدالوہاب کے پاس اس کے استاد کردی کا خط 12

کچھ اور افراد جنھوں نے اس کی رد میں کتابیں لکھیں 13

احمد ابن تیمیہ حرانی اور اس پر کئے گئے اعتراضات 17

وہ کتابیں جو ابن تیمیہ کی رد میں لکھی گئیں 24

کتابیں وہابیت کی رد میں لکھی گئیں 25

دینی بھائیوں کو ایک نصیحت 30

محمد ابن عبدالوہاب اور وہابیت کی 32

رد میں لکھی گئی کتابوں کی فہرست 32